KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عقیدۂ ختم نبوت پر علمی و تحقیقی مجلہ

المنتہیٰ

رجسٹرڈ

8

جلد 2 اپریل تا جون 2019ء شمارہ 8

مدیر اعلیٰ

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

Regd. 2-66/8288

سہ ماہی
المنتھیٰ
رجسٹرڈ

جلد 2 | اپریل تا جون 2019 | شمارہ 8

زیر نگرانی
متوکل علی اللہ، یادگار اسلاف قبلہ
حافظ محمد قاسم علی ساقی مدظلہ
آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس، شکر گڑھ

سرپرست اعلیٰ
عالمی مبلغ اسلام، شیخ طریقت حضرت العلام
خواجہ محمد بدر عالم جان

مدیر اعلیٰ
خواجہ غلام دستگیر فاروقی

مدیر
صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

مجلس ادارت
نواسہ فقیہ اعظم مفتی محمد اسد اللہ نوری
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری
ڈاکٹر محمد بلال شرفی القادری
محمد ثاقب رضا قادری
علامہ غلام مصطفی مجددی
پروفیسر علی وقار قادری

مجلس مشاورت
قاری محمد مجید نوری | علامہ محمد اصغر شاکر | حافظ محمد آصف قادری | قاری نعیم احمد سلطانی

نگران طباعت: صابر علی قادری
متعاون: حافظ علی رضا فیض، اکرام اللہ صدیقی

رابطہ کمیٹی
عمر علی قادری | قاری نور نبی نقشبندی | حافظ حماد ملک | 0306-4373145 0342-5428102 0303-5238504

سرکولیشن انچارج: راحیل احمد چشتی 0302-3911531

قیمت فی شمارہ 40/- روپے

سالانہ خریداری 200/- مع ڈاک

المنتھیٰ میں شائع ہونے والی نگارشات کے نفسِ مضمون کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے

مرکزی آفس: آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (چک امرو روڈ) شکر گڑھ
ذیلی آفس: دار العلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور
E-mail:farooqi4156@hotlook.com

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فہرست

★ حمد باری تعالیٰ	3
★ نعت رسول مقبول ﷺ	4
★ عقیدہ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب	6
★ سکون کی تلاش	11
★ رد قادیانیت میں اخبار پیسہ (لاہور) کا حصہ	15
★ کامیاب استاد کی خوبیاں	22
★ نماز تراویح اور ختم قرآن	28
★ خلیفہ چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ	33
★ قادیانیوں کا تصور خلافت	40
★ سوالاً جواباً	47
★ شبِ برات	51
★ حقوقِ مصطفیٰ ﷺ!	52
★ تبصرہ کتب	56

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حمد باری تعالیٰ

خودی کا سرِّ نہاں لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
خودی ہے تیغِ فساں لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

یہ مال و دولتِ دنیا، یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں نہ ماں لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

﴿ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ﴾

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نعت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نبی اعظم، رسول آخر،
محمد، احمد، شفیع و حاشر
تمام جس پر ہوئی نبوت
وہ خاتمیت کا کنز ظاہر
وہ آئینہ جمال مولا
وہ جلوۂ اختیار قادر
جو منکر ختم مرسلیں ہے
جہان محشر میں ہو گا خاسر
مجھے لحد کی سزا کا غم کیا
میرا نبی ہے جو میرا ناصر
اسی کی آمد کے منتظر تھے
قیام ہستی کے سب مظاہر
اسی کی خوشبو سے کھل رہے ہیں
زمانے بھر کے حسین مناظر
وہ جس کے نطق و بیاں سے سہمے
یہودی، کاہن، مجوسی، ساحر
غلام کیوں کر بیاں کریں گے
ثنائے خواجہ ہے حد سے باہر

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اداریہ

کسی بھی ملک کی سرحدیں دو طرح کی ہوتی ہیں، زمینی سرحدیں اور نظریاتی سرحدیں۔ ارض پاک اپنے مقصد تخلیق کے حوالے سے خاص فکری و نظریاتی سرحدیں رکھتا ہے۔ بھارت کی طرف سے حالیہ دہشت گردی اور زمینی سرحدوں کی خلاف ورزی کے پیچھے بھارت کا دراصل وہ خوف ہے جو ارض پاک کی نظریاتی سرحدوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جس کا اساس فکر اس کی پروگراسیو (Progressive) اپروچ ہے۔ بین الاقوامی قوانین کا احترام اپنی جگہ، مگر بھارت یہ ماننے کو تیار نہیں کہ سبز ہلالی پرچم ہندوستان کی حدود میں داخل نہیں ہوگا۔ اسی خطرہ کے پیش نظر وہ ان جھڑپوں کے ذریعے اپنے تئیں مطمئن ہے کہ جب بھارت پر دھاوا بولا گیا تو ہم دفاع کر سکتے ہیں۔

حالیہ واقعہ نے بھارت کے اس زعم کو بھی باطل ثابت کر دیا، جب بھارتی پائلٹ پاکستان سے گرفتار ہوا۔ جدید دور میں ایسا واقعہ کسی بھی ملک کی فوجی تربیت اور جنگی صلاحیت کا منہ بولتا ثبوت ہوتا ہے۔ پس بھارت کی صلاحیت پوری دنیا پر عیاں ہے۔ اگر خدانخواستہ جنگ چھڑی تو بھارت کو اپنے پائلٹ اور جہاز پاکستان سے اکٹھے کرنے پڑیں گے۔

جہاں بھارت کی جنگی صلاحیت سامنے آئی وہیں پاک آرمی کی صلاحیت بھی دنیا نے دیکھی، ساتھ ہی ساتھ پاکستان کی حکومت کا سنجیدہ اور رحم لانہ رویہ بھارت کی دنیا میں جنگی و اخلاقی شکست کا پیش خیمہ ہے۔

''المنتہیٰ'' اپنے قارئین کو دینی تربیت کے ساتھ ساتھ پختہ پاکستانی بنانے میں بھی مناسب کردار ادا کر رہا ہے۔ کیونکہ وطن سے محبت فطری تقاضا بھی ہے اور سنت رسول ﷺ بھی ہے۔ مگر ''المنتہیٰ'' کا اصل فوکس ملت کی فکری و نظری حدود پر ہے۔ مسلمہ عقائد پر ضرب بھی ایک طرح کی دہشت گردی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت جو امت کا مسلمہ اور اجتماعی عقیدہ ہے اس پر ضرب لگانے والوں پر گرفت اور عقیدہ کی اس سرحد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف ''المنتہیٰ'' مصروف جہاد اور نبرد آزما ہے۔

مہذب تہذیبوں میں افواج اسلحہ سے سرحد کی حفاظت کرتے ہیں اور اہل علم قلم و قرطاس سے، دونوں کا کام مقصد کے حصول کے لیے باہمی مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ ''المنتہیٰ'' بھی اسی اصول پر کاربند ہے کہ ہماری افواج سرحد پر ہیں اور ''المنتہیٰ'' والے قلم و قرطاس سے مصروف جہاد ہیں۔ یہی ہماری تربیت ہے اور یہی ہمارا منہج ہے۔

علی وقار قادری

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قسط نمبر 5

عقیدہ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

اسلوب نمبر 6

قرآن مجید برہان رشید جو آخری الہامی اور زندہ کتاب ہے۔ جسے کوئی زوال نہیں جس کے الفاظ میں کسی شک وشبہ کا شائبہ تک نہیں، ردّو بدل نہیں۔ اقبال نے کہا

حرف اُو را ریب نے، تبدیل نے
آیہ اش شرمندۂ تاویل نے

"اس کے الفاظ میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے اور نہ ردّو بدل کی اور اس کی آیات کسی تاویل کی محتاج نہیں۔"

اس کتاب لاریب میں ذات باری تعالیٰ کی طرف سے ایک اور اسلوب ہے وہ یہ کہ خالق کائنات نے اپنا تعارف "رب العالمین" اپنے محبوب نبی رحمت ﷺ کا تعارف "رحمۃ اللعلمین" اور قرآن حکیم کا تعارف "ذکر اللعلمین" جبکہ بیت اللہ شریف کا "ھدی للعلمین" جیسے جامع الفاظ سے کروایا۔

ان مبارک الفاظ سے جہاں اور بے بہا نکات ملتے ہیں وہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ان الفاظ سے جہاں حضور ﷺ کی عالمگیریت و آفاقیت کا واضح ثبوت ملتا ہے ساتھ ہی آپ ﷺ کے وصف ختم نبوت کا اختصاص بھی آپ کی ذات اقدس کے لیے ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح کہ پہلے جتنے بھی انبیاء کرام تشریف لائے وہ مخصوص علاقے، قوم اور مخصوص اوقات کے لیے تشریف فرما ہوئے۔ آیات ملاحظہ فرمائیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

(الاعراف:59)

''ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے (ان سے) کہا اے میرے برادری کے لوگو اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا (بہت ہی) ڈر ہے۔''

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (الاعراف:65)

''اور (اسی طرح) قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا انہوں نے کہا کہ بھائیو! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں؟''

وَاِلٰی مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (الاعراف:85)

''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا (تو) انہوں نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی آ چکی ہیں تو تم ماپ اور تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو۔ اگر تم صاحبِ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ایمان ہو تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے۔"

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖۤ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ (ھود:25)

"اور ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا (تو انہوں نے ان سے کہا) کہ میں تم کو کھول کھول کر ڈر سنانے (اور یہ پیغام پہنچانے) آیا ہوں۔"

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ط قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ط اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ا (ھود:50)

"اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا انہوں نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تم (شرک کر کے اللہ پر) محض بہتان باندھتے ہو۔"

وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ (الصٰفٰت:147)

"اور ان کو لاکھ یا اس سے زیادہ (لوگوں) کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا"

مندرجہ بالا آیات اور ان جیسی دیگر بہت سی آیات مقدسہ واضح کر رہی ہیں۔ کہ سابقہ انبیاء و رسل علیہم السلام کو خاص قوم، قبیلے اور وقت کے لیے بھیجا گیا لیکن اس کے برعکس جب باری آئی حضور سلطان کائنات، خلاصۂ کائنات، فخر موجودات، دانائے سُبُل اور ختم الرسل ﷺ کی تو اسلوب بدل دیا کہ اب خاص قوم، قبیلہ اور وقت کے لیے نہیں۔

سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں ہو تو ایسے تمام جہانوں کے لیے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول، جن ہو یا انسان، فرشتے یا حیوانات حضور سید عالم ﷺ کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطے میں ہیں گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لیے آپ رسول

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہیں اور وہ سب آپ کے امتی۔ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہان آپ کی اُمّت۔ آیات ملاحظہ ہوں:

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّكُمْ ط وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا (النساء:170)

"لوگو! اللہ کے پیغمبر ﷺ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حق بات لے کر آئے ہیں تو (ان پر) ایمان لاؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر کفر کرو گے تو (جان رکھو کہ) جو آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ لا وَّاَنْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ج فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ م بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ (الاعراف:185)

"کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں اور جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں ان پر نظر نہیں کی۔ اور اس بات پر (خیال نہیں کیا) کہ عجب نہیں ان (کی موت) کا وقت نزدیک پہنچ گیا ہو۔ تو اس کے بعد وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے؟"

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء:107)

"اور (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (الفرقان:1)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

''وہ (اللہ عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے ﷺ پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہل علم کو ہدایت کرے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (السباء:28)

''اور (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ط قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ (الانعام:90)

''یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی تھی تو تم انہیں کی ہدایت کی پیروی کرو کہہ دو کہ میں تم سے اس (قرآن) کا صلہ نہیں مانگتا یہ تو جہان کے لوگوں کے لیے محض نصیحت ہے۔''

آپ نے دیکھا کتنے زبردست انداز میں حضور ﷺ کی رسالت عامہ کا ذکر کیا جا رہا ہے کہیں ''اِنی رسول اللہ الیکم جمعاً'' کہہ کر کہیں ''رحمۃ اللعلمین'' کہیں ''للعلمین نذیراً'' اور کہیں ''کافۃ للناس'' کہہ کر بتایا گیا کہ اب سب زمانے میرے محبوب کی نبوت و رسالت کے ہو گئے کوئی دَور اُن کی نبوت و رسالت کے دَور سے باہر نہیں ہوگا۔ میں نے اُن پر دین کو مکمل کر دیا، نعمتوں کو مکمل کر دیا اور میں نے اسلام کو پسند کر لیا۔ جب سرکارِ دو عالم ﷺ کی نبوت و رسالت تمام مخلوقات کے لیے سب جہانوں، زمانوں کے لیے ہے تو پھر اُن کے بعد کسی نبی کی ضرورت چہ معنی دارد؟

حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سکون کی تلاش

انتخاب: عمر علی قادری، عارف والا

طارق نہر کے کنارے اُداس بیٹھا لہروں کو دیکھ رہا تھا کہ اس کا ایک دوست وہاں سے گزرا۔ طارق پر نظر پڑی تو اس کی خیر خیریت پوچھی، طارق نے اس کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دیا کہ یار سکون کی تلاش میں ہوں، گھر میں بیوی بچوں کے شور سے تنگ آ گیا ہوں، اب تو کان بجنے لگے ہیں، ٹھیک سے دِکھائی بھی نہیں دیتا اور نیند بھی پوری نہیں ہوتی، جب دل زیادہ گھبراتا ہے تو نہر کے کنارے پہنچ جاتا ہوں۔ دوست نے مشورہ دیا کہ ساتھ والے گاؤں میں ایک بڑے حکیم صاحب ہیں ان سے ملو، شاید وہ تمہارا مسئلہ حل کر دیں۔ طارق اسی دن حکیم صاحب کے پاس پہنچ گیا اور اپنا مسئلہ بیان کیا، انہوں نے اس کی نبض چیک کی اور کہنے لگے کہ تمہارا علاج ہو جائے گا مگر میں جو کہوں، وہ کرنا ہوگا! طارق نے ہامی بھر لی تو بڑے حکیم صاحب نے کہا: گھر میں مُرغا رکھ لو اور تین دن بعد میرے پاس آنا۔ طارق نے دل میں سوچا کہ پہلے ہی بچوں کے شور سے تنگ ہوں اوپر سے مُرغا بھی! خیر! وہ گھر جاتے ہوئے کریم بخش سے مُرغا خرید کر لے گیا۔ مُرغا دیکھ کر بچوں کی تو عید ہوگئی، وہ اس کے ساتھ کھیلنے لگے۔ شور وغُل بڑھا تو طارق کی بے سکونی بھی بڑھ گئی، تین دن بعد پھر حکیم صاحب کے پاس پہنچ گیا اور سارا حال کہہ سنایا، اب کی بار حکیم صاحب نے کہا: ایک کتّا بھی رکھ لو۔ طارق کے جی میں آئی کہ حکیم کو کھری کھری سنائے مگر مرتا کیا نہ کرتا خاموش رہا اور کتّا لے جا کر گھر کے باہر باندھ دیا، بچوں کا شور تھمتا تو کتّا بھونکنے لگتا، وہ چپ ہوتا تو مُرغا شروع ہو جاتا۔ سخت بے سکونی کے عالَم میں تیسری بار حکیم صاحب سے ملا تو حکم ہوا: ایک گدھا بھی رکھ لو۔ مرتا کیا نہ کرتا، اُدھار پر گدھا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خریدا اور گھر لے جا کر کُھونٹے سے باندھ دیا۔ اب تو محلے والے بھی اس کے گھر پہنچ گئے کہ کچھ ہمارا بھی خیال کرو، تمہارے جانوروں اور بچّوں نے مل کر ہمارا سکون برباد کر رکھا ہے۔ طارق نے حکیم صاحب سے فریاد کی تو فرمایا: گدھے کو فوراً بیچ دو، آدھی قیمت پر گدھے سے جان چھڑائی تو اس رات کچھ بہتر نیند آئی، دوسرے دن حکیم صاحب سے ملا تو حکم ہوا: کتّے کو بھی چلتا کرو، ایسا ہی کیا تو گھر میں مزید خاموشی ہوگئی، اب کی بار حکیم صاحب سے ملا تو فرمایا کہ مُرغا ذَبح کر کے کھالو، طارق نے ہمّت کر کے کہا: حکیم صاحب! ٹھیک ہے میں نے آپ کی ہر بات ماننے کا وعدہ کیا تھا مگر مُرغا ہمارے گھر کی رونق بَن چکا ہے، بچّے اس کی وجہ سے خوش ہیں، جب تک وہ بانگ نہ دے لگتا ہی نہیں کہ دن نکل آیا ہے، حکیم صاحب نے اپنا حکم دہرایا تو طارق نے بجھے دل سے اس پر بھی عمل کر ڈالا، پھر سے حکیم صاحب کے پاس پہنچا تو کہنے لگے: بیوی بچّوں سے جان چھڑاؤ اور ان کو نانا کے گھر بھیج دو پھر تمہیں مکمل سکون مل جائے گا۔ طارق رونے کے قریب ہوگیا اور کہنے لگا کہ حکیم صاحب بس اتنا کافی ہے، میرا علاج مکمل ہوا، اب مجھے سکون ہے۔ حکیم صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگے: میں تمہیں یہی سمجھانا چاہتا تھا کہ سکون ہمارے اندر ہوتا ہے اور ہم اسے باہَر تلاش کرتے رہتے ہیں، اگر ہم اپنا ذہن بنالیں تو خلافِ مزاج باتوں کو برداشت کرنے کی عادت بھی بَن سکتی ہے ورنہ ہم بے سکونی کا شِکار رہتے ہیں، جاؤ! اب اپنے گھر میں سکون سے رہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس فرضی حکایت سے سکون حاصل کرنے کا ایک طریقہ معلوم ہوا۔ سکون کی تلاش کیسے نہیں ہوتی؟ اس سکون کو انسان جگہ جگہ تلاش کرتا ہے کبھی اسے لگتا ہے کہ زیادہ دولت کمالوں تو سکون مل جائے گا، دولت سے سکون ملتا تو قارُون کو مل جاتا مگر وہ تو اپنے خزانوں کے ساتھ ہی زندہ زمین میں دَفن ہوگیا! بعض لوگ اپنا سکون حکومت اور طاقت میں تلاش کرتے ہیں، حکومت سے سکون ملتا تو فرعون ونُمرود کیوں برباد ہوتے! کچھ لوگ شہرت میں سکون کو ڈھونڈتے ہیں، شہرت تو ابوجہل کو بھی ملی مگر کیا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اسے سکون بھی ملا؟ یقیناً نہیں۔سکون کی تلاش میں لوگ اور کیا کچھ نہیں کرتے! مثلاً ☆کسی نے رُومانی وجاسوسی ناولوں اور ڈائجسٹوں کو پڑھنا شروع کردیا ☆کسی نے تفریحی مقامات پر جاکر سرسبز پہاڑوں، برف باری، آبشاروں اور باغات میں گھوم پھر کر سکون پانے کی کوشش کی ☆کسی نے اُوٹ پٹانگ قسم کے کھیل کھیلنے یا دیکھنے کو سکون کا سبب سمجھا ☆کسی نے موسیقی سُننے، ڈانس کرنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے میں سکون کو ڈھونڈا ☆کسی نے ہیروئین، چرس، گانجا وغیرہ کے نشے میں تو کسی نے جنسی افعال میں سکون پانا چاہا ☆کسی کو غیبت، چغلی، تکبر وغیرہ میں سکون محسوس ہوا ☆بعضوں کو اپنی ڈیوٹی اور ذِمّہ داری پوری کرنے پر سکون ملتا ہے تو کئی سُست وکاہل کچھ نہ کرنے میں سکون پاتے ہیں۔

انسان نے سکون کی تلاش کے جتنے راستے اپنے طور پر اپنائے ان میں کہیں آخرت برباد ہوئی، کہیں وقت ضائع ہوا تو کہیں رَقم، کہیں صحت برباد ہوئی اور کہیں دوسرے لوگ بے سکون ہوئے لیکن حقیقی سکون پھر بھی نہیں ملا اور جسے انسان نے سکون سمجھا وہ وقتی کیفیت اور نظر کا دھوکا تھا۔اب رہا یہ سوال کہ حقیقی سکون کیسے ملے؟ اس کیلئے ہمیں چاہئے کہ سب سے پہلے ہم سکون کا معیار بدلیں، فضولیات اور گناہوں میں سکون کی تلاش نادانی ہے، ہمیں پیدا کرنے والا رب عَزَّ وَجَلَّ یقیناً ہم سے زیادہ ہمارے دل ودماغ اور جسم وروح کو جانتا ہے، اس نے ہمارے دِلوں کا سکون اور چین اپنی یاد میں رکھا ہے، چنانچہ پارہ 13 سورۃ الرعد کی آیت 28 میں ارشاد ہوتا ہے: اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ (ترجمہ کنزُ الایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔)

اس آیت کے تحت تفسیرِ خزائنُ العرفان میں ہے: اس کے رَحْمت وفضل اور اس کے احسان وکرم کو یاد کرکے بے قرار دِلوں کو قرار واطمینان حاصل ہوتا ہے اگرچہ اس کے عَدْل وعتاب کی یاد دلوں کو خائف کر دیتی ہے۔(خزائنُ العرفان، ص474)

ذِکْرُ اللہ کی اقسام صدرُ الافاضل حضرت مولانا مفتی سیّد محمد نعیم الدّین مرادآبادی علیہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رحمۃ اللہ الہادِی سورۃ البقرہ کی آیت 152: فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ (ترجمہ کنزُ الایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔) کے تحت تفسیرِ خزائنُ العرفان میں لکھتے ہیں: ذِکر تین طرح کا ہوتا ہے: (1) لِسانی (یعنی زبان سے) (2) قلبی (یعنی دل سے) (3) بِالجوارِح (اعضائے جسم سے)۔ ذِکرِ لِسانی تسبیح، تقدیس، ثنا وغیرہ بیان کرنا ہے، خطبہ، توبہ، اِستغفار، دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکرِ قلبی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا، اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائلِ قدرت میں غور کرنا عُلَماء کا استنباطِ مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہیں۔ ذکر بِالجوارِح یہ ہے کہ اعضاء اطاعتِ الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یہ ذِکر بِالجوارح میں داخل ہے۔ نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے، تسبیح و تکبیر، ثناء و قراءت تو ذکرِ لسانی ہے اور خُشوع و خُضوع، اخلاص ذکرِ قلبی اور قیام، رُکوع و سُجود وغیرہ ذکر بِالجوارح ہے۔ (خزائنُ العرفان، ص 50)

جب ہمارا سکون یادِ الٰہی سے وابستہ ہو جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نماز میں بھی لطف آئے گا، روزہ رکھنے میں راحت ملے گی، زکوٰۃ ادا کرنے پر چین آئے گا، فرض حج کرنے پر قرار ملے گا، مُقدّس مقامات مثلاً مکّہ مکرمہ، مدینہ منوّرہ، بغداد شریف وغیرہ جانے سے ایسا سکون ملے گا کہ ہم بھی زبانِ حال سے کہیں گے:

جو لمحے تھے سکوں کے سب مدینے میں گزار آئے
دلِ مُضطر وطن میں اب تجھے کیونکر قرار آئے

اللہ پاک ہمیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچّی مَحبّت کی بے قراری نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مِرے دل کو دردِ اُلفت وہ سُکون دے الٰہی!
مِری بیقراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

(بشکریہ: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، بابت ماہ فروری ۲۰۱۹ء)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قسط نمبر 2

رد قادیانیت میں اخبار پیسہ (لاہور) کا حصہ

تحریر و تحقیق: محمد ثاقب رضا قادری

سراج الاخبار اور مرزا قادیانی کے مابین مقدمات کے دوران مرزا قادیانی نے عدالت میں بیان دیا کہ پیسہ اخبار ہمیشہ میری مخالفت کرتا ہے۔

(ردقادیانیت اور سنی صحافت جلد اول،ص:545)

لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پیسہ اخبار نے اس بارے نہایت فراغ دلی کا مظاہرہ کیا ہے کہ اس نے قادیانیوں کو اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کا بھی پورا پورا موقع دیا۔ اگر کسی نامہ نگار نے قادیانیت کے بارے کوئی تحریر شائع کروائی اور اس کے جواب میں کسی قادیانی نے کوئی تحریر اخبار کو برائے اشاعت ارسال کی تو اسے بھی جگہ دی یونہی جواب الجواب وغیرہ بھی شائع ہوتے رہے۔

محترمہ نائلہ عزیز نے ''روزنامہ پیسہ اخبار تاریخ اور تنقیدی جائزہ'' کے عنوان سے پنجاب یونیورسٹی لاہور میں برائے امتحان ایم اے صحافت 1973ء ایک تحقیقی مقالہ تحریر کیا۔ یہ مقالہ پیسہ اخبار 1908ء تا 1922ء کی پندرہ فائلوں کی روشنی میں لکھا گیا۔ محترمہ رقم طراز ہیں:

> پیسہ اخبار کی فائلوں میں اس قدر مواد موجود ہے کہ اس سے اس دور کی کئی سیاسی سماجی اور مذہبی تحریکوں کی تاریخ مرتب کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر قادیانی تحریک کے متعلق مناظرے بہت معلوماتی ہیں۔ (حرف آغاز۔ب)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ایک جگہ لکھتی ہیں:

مذہبی مباحث بھی مراسلات کے کالم کا مقبول موضوع تھے۔ مناظروں اور بحثوں کا حال تحریر کیا جاتا ہے۔ایک دوسرے پر الزام اور اس کے جوابات شائع ہوتے۔ان خطوط سے قادیانی مذہب کے متعلق مسلمانوں کے ابتدائی ردعمل اور خود قادیانیت کی تاریخ مرتب کرنے کے لیے کافی مواد مل سکتا ہے۔قادیانیوں کے خیالات شائع کرنے پر بعض ہم عصروں نے پیسہ اخبار پر تنقید کی کہ پیسہ اخبار کا مذہب پیسہ ہے، اس کا کوئی مذہب نہیں۔ پیسہ اخبار کی اشاعت سے اسلام کو سخت ضعف پہنچا ہے۔

اس پر اخبار نے لکھا:

اس وقت پنجاب میں کوئی ایسا اخبار نہیں جو پیسہ اخبار کی برابری کر سکے۔ پیسہ اخبار نے اس وقت تک جو ملک وقوم کی خدمت کی ہے اس سے کون ناواقف ہے۔ باقی رہی یہ بات کو پیسہ اخبار میں کیوں ہر قسم کے مضامین نکل جاتے ہیں۔ یہ کوئی گناہ نہیں۔اسلام نے کہاں اعتراض وسوالات سے دنیا کو بند کیا ہے۔ یہ آزادہ کا زمانہ ہے، ہر شخص جو چاہے سوال کر سکتا ہے۔اسلام کوئی ایسی جھوٹی موٹی کہاوت نہیں کہ وہ ایسے سوالات اور جملوں سے زک کھا جائے گا۔

اخبار کے انہی مراسلات سے خواجہ حسن نظامی کا ایک واقعہ اخذ کرتے ہوئے محترمہ لکھتی ہیں:

خواجہ حسن نظامی نے مرزا قادیانی کو مباحثے کا چیلنج دیا اس کے متعلق مرزائین اور خواجہ حسن نظامی کے خطوط چھپتے رہے۔حسن

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نظامی کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدی اپنے مخالفوں کو بدنام کرنے کے لیے کیا کیا حربے استعمال کرتے تھے۔ حسن نظامی کو لکھنؤ سے کسی عورت کا خط ملا کہ میں آپ کو چھ سو روپے بھیج رہی ہوں، انہیں احمدیوں کے خلاف استعمال کریں اور پچاس روپے مہینہ بھی دوں گی۔ اس نے شادی کی درخواست بھی کی۔ خواجہ حسن نظامی نے انکار کر دیا تو عورت نے اپنا خط واپس مانگا۔ حسن نظامی نے پیسہ اخبار کو لکھا کہ میں اس عورت کو خط بھیجنے ہی والا تھا کہ میرے کچھ دوستوں نے بتایا کہ قادیانیوں نے آپ کے خلاف چکر چلایا ہے۔" (صفحہ 120۔121)

پیسہ اخبار جون 1914ء کے حوالہ سے محترمہ نے لکھا ہے:

جون 1914ء کے شمارے میں منشی پیر بخش کا لکھا ہوا ایک مضمون درج ہے جس میں سید محمد جون پوری اور مرزا قادیانی کا مقابلہ کیا گیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی آج جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ 1503ء میں یعنی سوا چار سو سال پہلے سید محمد جون پوری کہہ چکے ہیں اور کہا کہ مرزا ان تیس کذابوں میں سے ہے جن کی پیش گوئی ایک حدیث میں کی گئی تھیں۔ (صفحہ 112)

خوش قسمتی سے پیسہ اخبار کی ایک فائل بابت سنہ 1900ء ہمیں دستیاب ہوئی جس کا ہم نے بہ غور جائزہ لیا۔ اس فائل سے مرزا قادیانی اور اس کی ذریّت کے بارے میں پیسہ اخبار کے ریمارکس ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں:

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے نیا قادیان مشن۔ روالپنڈی کے تاج الوفا سے معلوم ہوا ہے کہ پیسہ اخبار نے جو اہل ملک کو قحط اور طاعون وغیرہ آفات سے مخلصی پانے کے لیے تمام اہل ملک و

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اسلام گریہ زاری سے دعا مانگنے کی صلاح دی ہے۔اس پر قادیان کے اخبار الحکم نے لکھا ہے:

لاہور کے پیسہ اخبار نے جو آج طاعون کے علاج کو دعا پر ختم کر بیٹھا ہے، اس سے پیشتر دعا و دوائے طاعون پر بے معنی ہنسی کی تھی۔ خدا کی غیرت نے اس کو اس الزام سے ملزم کیا اور اس پر تتبت پوری ہوئی۔وغیرہ

اس سے زیادہ لغو بیہودہ اور غلط دعویٰ کسی اخبار میں کم چھپا ہوگا۔انجیل میں لکھا ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔کیا قادیان کے مشن کا اس دروغ گوئی سے اندازہ نہ کیا جائے۔غالباً قادیان کے پرچے کا اشارہ پیسہ اخبار کے اس مضمون کی طرف ہے جو مرزا صاحب کی طاعون کی پیشین گوئی کے اعلان پر نکتہ چینی کے متعلق 15 فروری 1898ء کے روزانہ پیسہ اخبار میں چھپا تھا۔اس میں پیسہ اخبار نے صرف یہ اعتراض کیے تھے کہ پنجاب میں طاعون پہلے سے پھیلی ہوئی ہے اس کے لیے مرزا صاحب کی پیشین گوئی کی ضرورت نہیں تھی۔ مرزا صاحب طاعون کو بندوں کے گناہ کی سزا قرار دیتے ہیں۔ یہ خیال ذرا بھی نیا نہیں ہے جب کہ مرزا صاحب کو الہام کے ذریعے معلوم ہوا کہ وبا بندوں کے گناہ کی سزا ہے اور اس کا علاج توبہ و استغفار قرار دیا گیا ہے تو پھر اس کے لیے دوا کی کیا ضرورت ہے جو بارسے اور گندھک کے اجزا سے بہ قول ان کے تیار کر کے استعمال کرنی چاہیے اور اگر دوا سے طاعون اچھی ہو سکتی ہے تو دعا کی اس کے لیے ضرورت نہ رہی۔اس مضمون میں ایک لفظ بھی دعائے انکار کی نسبت درج نہیں ہے بلکہ اس دعویٰ کی تردید میں کہ خیرات و متبرکات اور توبہ استغفار کی صلاح مرزا صاحب کی ایجاد ہے۔اس مضمون میں یہ فقرہ درج ہے:

یہ عقیدہ مرزا صاحب کا ہی نہیں اور نہ ہی کوئی الہامی بات ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر ہندو مسلمان اور خصوصاً اہل اسلام یہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خیال رکھتے ہیں کہ سب اس قسم کی تکلیفیں اور عذاب بندوں کے شامت اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جب نادر شاہ نے دہلی میں قتل عام کیا تھا تو محمد شاہ کے ایک وزیر نے گلے میں شمشیر ڈال کر نالہ کے سامنے یہ شعر پڑھ کر قتل عام بند کرنے کی گزارش کی تھی:

دیدۂ عبرت کشا قدرت حق را
شامت اعمال ما صورت نادر گرفت

آج کے پیسہ اخبار میں ہی کسی دوسری جگہ دہلی کے ایک نامہ نگار کی مراسلت درج کی جاتی ہے کہ جس میں اس نے اسے شامت اعمال کہہ کر وبا کے آنے کا باعث قرار دیا ہے۔اور اخبارات میں بیسیوں دفعہ یہ وجہ طاعون کی شدت کی لکھی جا چکی ہے۔کیا دعا سے انکار اسی چیز کا نام ہے!!!

قادیان کے اخبار کو چاہیے کہ اپنے دعویٰ کی تائید میں پیسہ اخبار کے فقرات نقل کرے ورنہ اپنی دروغ گوئی اور دغا بازی کو تسلیم کرے۔اس ضمن میں مرزا صاحب کی پیشین گوئی کے اس فقرے کی جانب توجہ دلا دینا مناسب ہے کہ ''میرے پر یہ امر مشتبہ ہے کہ اس نے (فرشتہ نے) یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض پھیلے گا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔واضح رہے کہ اس کے بعد دو موسم جاڑے کے گزر چکے ہیں اور پنجاب میں غیر معمولی شدت سے طاعون نہیں پھیلی، جیسی سنسنی سے طاعون نے پنجاب میں ترقی کی ہے ویسی ہندوستان کے کسی دوسرے صوبہ میں نہیں کی۔کیا مرزا صاحب اس فقرے کی بھی کوئی تاویل بیان کر سکتے ہیں؟(پیسہ اخبار بابت 12 مئی 1900)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پیسہ اخبار یکم ستمبر 1900ء کی اشاعت میں مولوی سید علی صاحب حائری کی کتاب ''غایۃ المقصود'' کا اشتہار بدیں الفاظ شائع ہوا:

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی مہدویت کی تردید و بطلان میں بہ زبان فارسی یہ ایک مبسوط کتاب ہے جس میں دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ سے معترضوں کی ہرزہ درائیوں کے پرخچے اڑائے گئے اور حضرت مہدی علیہ السلام کی پیدائش، ان کے خصائل و شمائل، لوازم امامت ان کے ظہور وغیرہ پر احادیث متفقہ اہل اسلام سے نہایت دلچسپ بحث کی ہے۔ ایک روپیہ قیمت پر سید ابو الفضل صاحب رضوی القمی (مبارک حویلی، لاہور) سے مل سکتی ہے۔

اس صفحہ پر پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مرزا غلام احمد کے مابین مناظرہ کے متعلق یہ تحریر شائع ہوئی:

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں برد

پچھلے دنوں لاہور میں اس بات کا بہت چرچا تھا کہ جناب پیر سید مہر شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مابین عنقریب مناظرہ ہونے والا ہے۔ جناب پیر صاحب نے مرزا قادیانی کی تمام پیش کردہ شرائط مناظرہ منظور کر کے اپنی طرف سے صرف یہ شرط پیش کی تھی کہ تحریر تفسیر سے پہلے تھوڑی دیر تک زبانی مباحثہ بھی ہو مگر اس کے ساتھ ہی جناب پیر صاحب نے لکھ دیا تھا کہ اگر آپ میری یہ تحریک منظور نہ کریں تو مجھے اس پر اصرار نہیں۔ مرزا قادیانی نے پیر صاحب کو کہا تھا کہ جب وہ چاہیں

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تاریخ مقرر کر کے مناظرہ کے لیے لاہور آسکتے ہیں، اس پر جناب پیر صاحب نے بذریعہ رجسٹری شدہ خط کے مرزا قادیانی کو اطلاع دی کہ میں تمہاری تمام شرائط کو منظور کر کے لاہور آتا ہوں جہاں 25 اگست کو میرا اور تمہارا کا مناظرہ ہوگا۔ جناب پیر صاحب 24 اگست کی شام کو لاہور تشریف لے آئے۔ جن کا ریلوے اسٹیشن پر کثیر التعداد مسلمانوں نے بڑے جوش وخروش و خلوص عقیدت سے استقبال کیا مگر مرزا اب تک نہیں آیا۔ تاریخ مناظرہ گزر جانے پر بھی پیر صاحب سطور ہذا کے لکھے جانے یعنی 28 اگست 1900 تک اس خیال سے لاہور میں متوقف تھے کہ شاید مرزا کسی ضروری کام کے باعث سے وقت معینہ پر نہیں آسکا اور ممکن ہے کہ ایک دوروز کے بعد بغرض مناظرہ چلا آئے مگر یہ امر جناب پیر صاحب کی فراخ دلی وسادگی پر دلالت کرتا ہے۔ مرزا ایسی گیدڑ بھبکیاں دینے میں بڑا مشاق ہے۔ اگر اس نے جناب پیر صاحب کو مباحثہ کے لیے چیلنج کیا تھا تو اس کو اس بات کا یقین نہ تھا کہ وہ سچ مچ مناظرہ کے لیے آموجود ہوں گے پس خلاف توقع ظہور میں آنے سے اب مرزا بغلیں جھانک رہا ہے۔

تقریباً دوسو مشائخ وعلماء پیر صاحب کے ہمراہ ہیں۔

(پیسہ اخبار بابت یکم ستمبر 1900ء)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کامیاب استاد کی خوبیاں

ڈاکٹر محمد بلال شرفی القادری، خانقاہ شرفیہ قادریہ سُم شریف، جھنگی، شکرگڑھ

کسی بھی صفت میں اس کے صانع کے کمالات عیاں ہوتے ہیں یعنی کسی بھی چیز کو دیکھ کر اس کے خالق کی طرف دھیان کا جانا ایک فطری عمل ہے۔ کائنات ارضی وسماوی کا پرنور منظر اس خدائے واحد کی الوہیت کی پکار پکار کر گواہی دے رہا ہے۔ ہر چیز کی بناوٹ اور اس کا صفیار اس کا فی نفسہٖ کامل واکمل ہونا اس کے خالق کے کمالات کا منہ بولتا ثبوت ہوتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ اہل علم وشعور کے لے خدائے واحد پر ایمان لانے کے لیے صرف طلوع فجر ہی کافی ہے۔

ایک استاد کی صفت انسانیت سازی ہوتی ہے اور ایک شاگرد اپنے استاد کے علم اور اس کے عمل اور کردار کا عکس ہوتا ہے تقریباً ڈیڑھ ہزار برس قبل افلاطون نے کہا تھا کہ بہترین معاشرہ تشکیل دینے کے لیے بہترین نظامِ تعلیم بہت ضروری ہے۔

کسی بھی معاشرے کا نظامِ تعلیم اس معاشرے کے مجموعی ثقافتی معیار سے مشروط ہوتا ہے اور تعلیمی نظام میں تعلیم کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ نصابِ تعلیم تو اس نظام کے مقاصد کا ایک تحریری ذریعہ ہوتا ہے اور حقیقت یہ بھی ہے کہ ایک متعلم کی شخصیت پر سب سے قوی اثر نہ نظامِ تعلیم کا اور نہ نصابِ تعلیم کا ہوتا ہے اس جادو کا سر چشمہ ایک استاد کی ذات ہوتی ہے۔

کوئی بھی انسان بالخصوص ایک نوخیز انسان جس قدر گہرا اثر خود انسان سے لیتا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہے۔ ایسا اثر وہ کسی بھی دوسری چیز سے قبول نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ زندہ اور متحرک معاشرے استاد کو معاشرے میں ایک اعلیٰ اور محترم اور مفرد تصور کرتے ہیں۔ اس مقام کی اہمیت اور تقدس نبی کریم کا وہ فرمانِ عالی شان ہے جو خود آقا کریم نے اپنے بارے میں ارشاد فرمایا۔ کائنات انسانی میں آپ ﷺ جیسا کوئی سپہ سالار نہیں ہے عدل و انصاف کے اعلیٰ مقام پر آپ فائز ہیں۔ قیامت تک کے آنے والے منصف آپ کی زندگی کے اس پہلو کے محتاج ہیں۔

اگر بطور سیاستدان دیکھا جائے تو بھی ایک امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر جب آپ نے اپنا تعارف کروانا چاہا۔ تو ارشاد فرمایا:

"انما بعثت معلماً"

آپ نے یوں ارشاد فرما کر ایک طرف معلمین دین و حکمت کا سر فخر سے بلند کر دیا اور ساتھ ہی یہ راز بھی آشکار کر دیا کہ جس طرح ایک نبی تمام شعبہ ہائے زندگی کے لیے امام پیدا کرتا ہے آپ کی تربیت کا یہ اثر تھا کہ کوئی مدافعت کا امام بنا۔ تو کوئی عدل و انصاف کا اور کسی پر اگر سخاوت ناز کرتی ہے تو کوئی امام شجاعت ہے۔

یعنی خود کو مرتبہ معلم پر فائز کر کے یہ بتانا مقصود تھا کہ معلم ہی ایک وہ فرد واحد ہوتا ہے کہ جو معاشرے کو ایک اچھا ڈاکٹر، انجینئر، جج، سیاستدان دے سکتا ہے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ تمام معاشرہ درحقیقت ایک استاد کے کردار کا عکس ہوتا ہے۔

اسی لیے اساتذہ اکرام کو معمارانِ قوم کہا جاتا ہے۔

مرورِ ایام نے جہاں طلبہ علوم دینیہ کو تن آسان، سہل پسند اور غفلت کا خوگر بنا دیا ہے وہاں مدرسین علوم نبویہ کی ذمہ داریاں اور ان کے بلند مرتبہ مقام و تقاضے بھی کئی گنا زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ ان حالات میں وہ کون سے عوامل ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ایک کامیاب مدرس و معلم اپنے شاگردوں کی صلاحیتوں کو دو آتشہ کر سکتا ہے جن سے استفادہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کر کے وہ اپنے لیے کامیاب و کامرانی کی راہیں ہموار کر سکتا ہے۔ ہم ان عوامل کا مختصراً جائزہ لیتے ہیں۔

1۔ وقت کی قدر اور پابندی

انسان کے پاس زندگی میں سب سے زیادہ قیمتی متاع وقت ہے یہ وقت ہی اس کو اعلیٰ مراتب پر فائز کرتا ہے زندگی کی ہر ساعت اس کے لیے انمول ہے قیامت کے دن بھی اگر وہ پچھتائے گا تو ضائع کیے ہوئے وقت پر۔

وقت کی قدر کی اہمیت اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ خود رب العالمین نے قرآن مجید میں ''والعصر'' فرما کر وقت کی قسم کھائی ہے ارشادِ نبوی ہے کہ وقت یعنی زمانے کو بُرا نہ کہو۔ وقت کی قدر کا سب سے اچھا عمل وقت کی پابندی ہے۔ کائنات ارضی وسماوی کا ہر نظام وقت کی پابندی کا درس دیتا ہوا نظر آتا ہے۔

دینِ فطرت یعنی اسلام کی تمام عبادات میں وقت کی پابندی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

جدید دور میں اس کو Time managment کا نام دیا گیا ہے ایک اچھے استاد کی سب سے اعلیٰ خوبی Time managment کو سمجھنا ہے۔

دنیا میں اسوہ حسنہ کے علاوہ کہیں یہ مثال نہیں ملتی کہ اتنے کم وقت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی ہو۔ آپ ﷺ نے Time کو Manage کیا اور انرجی کی Manage اور Human Resource کو Manage کیا اور مشرق ومغرب کی طاغوتی طاقتوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

ایک استاد کے سب سے حکم وری اور اہم وقت کی قدر، پابندی اور Time Managment میں صبات لازمی ہے اور یہ کامیاب تدریس کی طرف پہلا قدم ہے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تفہیم سے قبل تفہم

ایک موضوع پر جب تک استاد کو مکمل عبور حاصل نہیں ہوگا اس وقت تک وہ اس کو شاگردوں کے لیے آسان فہم نہیں بنا سکتا۔ جو سبق استاد نے شاگرد کو پڑھانا ہے یا جس موضوع کو عنوانِ گفتگو بنانا مقصود ہو طلبہ کے سامنے جانے سے قبل اس کے ہر پہلو پر غور و خوض کرے اور خود ہی اس موضوع کے متعلق سوال تخلیق کر کے ان کے جوابات تلاش کرے تا کہ متعلمین کے سامنے پورے اعتماد کے ساتھ جواب دے سکے۔ اس طرح سے عبارت کے ما علیھا کی آ گاہی اور واقفیت سے افہام کا راستہ آسان اور سہل ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیے سمجھانے سے قبل سمجھنا اور بولنے سے قبل سوچنا اور کرنے سے قبل نتائج پر نظر رکھنا آپ کی اندازِ تدریس اور معیارِ تعلیم پر اچھے اور دور رس اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔

3۔ اندازِ تدریس

حدیثِ رسول کا مفہوم ہے کہ کلام متکلم کے معیار کے مطابق کرو۔ یہ حدیث مبارکہ عمل تدریس کو بہتر بنانے کے لیے ایک اہم قانون کی حیثیت رکھتی ہے کہ عمل تدریس کو اگر آپ نے مؤثر ترین بنانا ہے تو طلبہ کی ذہنی سطح پر آ کر تدریس کا عمل سرانجام دینا ہوگا۔

4۔ علمی جستجو بیدار کرنا بذریعہ تدریس

ایک استاد تدریس کے ذریعے ہی بچوں میں علمی تشنگی کی چنگاری کو ہوا دے کر اس کی جستجو کو اور زیادہ بھڑکا سکتا ہے اس کا اندازِ تدریس ہی بچوں میں ''ھل من مزید'' کی کیفیت پیدا کر سکتا ہے۔

یہ جستجو ہی آنے والے دور میں ان کو غزالی، رومی اور اقبال کی شکل دیتی ہے۔ اس

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جستجو کا بنیادی عنصر ''سوال'' کرنا ہوتا ہے۔

فرمانِ رسول کریم ﷺ ہے کہ ''سوال آدھا علم ہوتا ہے۔''

شیخ عبدالفتاح ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الرسول المعلم'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم نے جماعت صحابہ اکرام رضوان اللہ اجمعین سے ایک سوال دریافت کیا۔ کسی صحابی نے جواب نہ دیا۔ مگر میں جان گیا کہ اس سوال کا جواب کیا ہے مگر میں سب سے چھوٹا تھا اس لیے شرم کے باعث میں جواب نہ دے سکا۔ شیخ عبدالفتاح اس حدیث کے حاشیے میں لکھتے ہیں کہ ایک استاد کے لیے مستحب ہے کہ وہ خود شاگردوں سے سوال از خود سوال کرے تا کہ ان کی علمی تشنگی دور ہو سکے۔

5۔تعمیر کردار بذریعہ تدریس

تعلیم و تدریس کا اصل مقصد ایک انسان بالخصوص نو خیز انسان کو اس کے اصل مقام یعنی ''فی احسن تقویم'' کے درجہ کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس کے لیے صرف علم ہی کافی نہیں۔ بلکہ اس کے کردار کی تعمیر بھی لازمی ہے قرآن مجید میں عالم کے ساتھ ویز کیھم کے الفاظ ہمیں تعمیر کردار سے تطہیر کردار تک کے عمل کی طرف دعوت فکر دیتے ہیں۔

قرآن مجید نے ان کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے کہ آیت قرآنی کا مفہوم ہے ''کہ وہ زندہ ہیں مگر مردوں سے بدتر'' ''وہ آنکھیں اور کان رکھتے ہیں مگر اندھے اور بہرے ہیں۔''

اگر کردار میں حق کو قبول کرنے اور باطل کو دور کرنے کی تربیت ہو گی تو حضرت صدیق و عمر رضی اللہ عنہما اور ابو جہل اور ابو لہب کا فرق واضح ہو جائے گا۔

یہ تمام اشخاص علم تو رکھتے تھے مگر کردار میں برابر نہیں تھے ایک انسان کی پہچان علم

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سے نہیں بلکہ کردار سے ہوتی ہے اسی لیے اسلام نے کردار کو اہمیت دی ہے۔

بقول اقبال۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نوری ہے نہ ناری

اور تعمیر کردار میں قلم و دوات کتابیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ کتب و مطالعہ سے ذہن سازی تو ہوسکتی ہے مگر کردار سازی کے لیے ایک اعلیٰ کردار ہی ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے کردار سازی کرنے والا خود صاحب کردار ہو تو پھر کردار سازی کا عمل نقطۂ کمال کو چھوتا ہے۔ قرآن مجید نے اس کو یوں بیان فرمایا:

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنہ

یہ کردار پیغمبر ﷺ تھا کہ لوگ دیکھتے گئے اور غلامی میں آتے گئے۔

ہر کہ چیزے خود بخود چیزے نہ شد
ہر کہ آہن خود بخود تیغ نہ شد
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزے نہ شد

معراج انسانیت گفتار کے غازی کے ساتھ ساتھ کردار کے غازی کے لیے ہونا بھی لازمی ہے۔

❁❁❁

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نماز تراویح اور ختم قرآن

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

نماز تراویح میں ختم قرآن کا اہتمام سب سے پہلے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تا کہ ماہِ رمضان میں نماز تراویح میں ایک بار مکمل قرآن کریم تلاوت کیا جائے۔ چنانچہ آپ کی قائم کردہ اس سنت پر دنیا بھر کے مسلمان آج بھی عمل پیرا ہیں۔

البتہ آج جس طرح ہم نماز تراویح میں ختم قرآن کرتے ہیں، اگر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس دور میں ہوتے تو ہمارا یہ انداز تلاوت وسماعتِ قرآن دیکھ کر یا تو اس کی اصلاح کی خاطر بعض آئمہ تراویح اور منتظمین کو کوڑے لگواتے یا اس سلسلے کو سرے سے موقوف فرما دیتے، کیوں کہ نماز تراویح میں جس تیز رفتاری سے قرآن کریم پڑھا جاتا ہے، وہ نماز تراویح یعنی قیام رمضان کی اصل روح کے سراسر منافی ہے۔ نماز تراویح یا قیام رمضان کا مقصد تو یہ تھا کہ عام مہینوں کی بہ نسبت اس ماہ میں زیادہ دیر تک راتوں کو عبادت کی جائے اور قرآن کریم زیادہ اہتمام کے ساتھ کثرت سے تلاوت وسماعت کیا جائے، لیکن بدقسمتی سے ہمارے موجودہ معاشرے میں نماز تراویح میں ختم قرآن اب ایک رسم سے زیادہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ ایسے حافظ یا امام کے پیچھے نماز تراویح پڑھنا پسند کرتے ہیں جو انہیں جلد از جلد تراویح پڑھا کر فارغ کر دے۔ ایسے حفاظ کرام کو پکا اور صحیح حافظ سمجھا جاتا ہے، جو انتہائی تیز رفتاری سے تلاوت قرآن کریں اور اس میں غلطی یا بھول چوک بھی نہ ہو۔ نوجوان طبقہ خاص طور سے اس طرف مائل دکھائی دیتا ہے اور ایسی بہت سی مساجد جہاں مناسب رفتار سے ترتیل کے ساتھ، الفاظ کی صحیح ادائیگی کا لحاظ کرتے ہوئے نماز تراویح میں تلاوت ہوتی ہو، مقتدیوں کی زیادہ تعداد دکھائی نہیں

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دیتی لیکن اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ اب سرے سے ایسے لوگ ہی نہیں جو سکون واطمینان سے تراویح میں تلاوتِ کلام حکیم حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ سننا نہ چاہتے ہوں، بلاشبہ ایسے نیک لوگ اب بھی ہیں مگر اکثریت کا حال وہی ہے جو پہلے بیان ہوا۔

نماز تراویح میں مروّجہ جلد بازی کا نقصان

نماز کے تمام ارکان کو ٹھہر ٹھہر کر اور سکون سے ادا کرنا تعدیل ارکان کہلاتا ہے۔ فتاویٰ عالم گیری اور فقہ فتاویٰ کی دیگر کتابوں میں لکھا ہے کہ تعدیل ارکان اعضاء کے ایسے سکون کو کہتے ہیں کہ اعضاء کے سب جوڑ کم از کم ایک بار تسبیح پڑھنے کی مقدار ٹھہر جائیں۔ تیز رفتاری سے نماز تراویح میں یا کسی بھی نماز میں اگر تعدیل ارکان نہ ہو سکے جو کہ واجب ہے، نماز ہی نہیں ہوگی۔ جن مساجد میں تیز رفتاری سے نمازِ تراویح پڑھی جاتی ہے، وہاں یہ بات بطورِ خاص نوٹ کی گئی ہے کہ رکوع وسجود اور قومہ وجلسہ میں اطمینان و سکون مفقود ہوتا ہے۔ خشوع وخضوع تو بعد کی بات ہے، بعض جگہ تو یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ امام نے نیت باندھ کر سورہ فاتحہ بھی پڑھ لی اور مقتدی ابھی ثناء بھی نہیں پڑھنے پائے۔
ایسی نماز سے کیا حاصل؟ جس سے روحِ نماز ہی غائب ہو اور پورا زور کسی نہ کسی طرح بیس رکعت کی تعداد پوری کرنے اور ان میں جلد از جلد سوا یا ڈیڑھ پارہ ختم کرنے پر صرف ہو رہا ہو۔ خدارا! اس عمل کی حوصلہ شکنی کیجیے۔ آئمہ تراویح کو اس بات کا پابند کیجیے کہ وہ تیز رفتاری سے نماز نہ پڑھائیں۔ نوجوان اور اپنے بچوں اور ساتھیوں کو اس بات پر آمادہ کیجیے کہ وہ اطمینان وسکون سے نماز پڑھنے کو ترجیح دیں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ اطمینان وسکون سے پڑھی ہوئی دو رکعتیں جلد بازی اور بے سکونی کی بیس تراویح سے کہیں افضل ہیں۔ اسی طرح چھوٹی سورتوں کی پرسکون تلاوت سے ادا کی گئی تراویح کی نماز، تیز رفتاری، جلد بازی اور بے سکونی کی ان بیس رکعات سے افضل ہے، جن میں آداب وقواعدِ تلاوت کا لحاظ کیے بغیر کسی طرح لشتم پشتم ختمِ قرآن کرنا مقصود ہے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جلد بازی اور تیز رفتاری سے نماز نہیں ہوتی

جو لوگ تراویح میں تیز رفتاری سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں یا جو تیز رفتار تلاوت سننا پسند کرتے ہیں، تا کہ تراویح سے جلد فارغ ہو جائیں، انہیں یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ اتنی تیز رفتاری سے قرآن کریم کی تلاوت کرنا، جس سے الفاظ پورے ادا نہ ہوں یا حروف اپنے صحیح مخارج و صفات کے ساتھ ادا نہ ہوں یا مدوشد وغیرہ کا خیال نہ رہے یا وقف و وصل اور فصل کے قاعدوں کو نظر انداز کر دیا جائے، جائز نہیں اور ایسی تلاوت کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ جب اس کی نہیں ہوگی، جو پڑھا رہا ہے تو ان مقتدیوں کی بھی نہیں ہوگی، جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ امام تلاوت کے آداب کا لحاظ کیے بغیر پڑھ رہا ہے، اس کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ کیوں کہ نماز میں سکون اور طمانیت شرط ہے، جو خشوع و خضوع کا باعث بنتی ہے اور اگر بے سکونی اور جلد بازی کا مظاہرہ ہو تو ایسی نماز کا کوئی فائدہ نہیں۔

قرآن سنانے کی اجرت

نماز تراویح میں قرآن سنانے کی اجرت مقرر کرنا، ایسی قباحت ہے جو معاشرے میں تیزی سے پھیلی ہے۔ بعض مساجد میں تو اللہ والے لوگ مل جاتے ہیں، جو بغیر کسی معاوضے کے قرآن کریم سنانے کو تیار ہوتے ہیں، تاہم ایسی مساجد کی بھی کمی نہیں، جہاں پہلے سے حافظ، قاری صاحب سے باقاعدہ اجرت طے کی جاتی ہے، جسے عرفِ عام میں خدمت کا نام دیا جاتا ہے۔ بعض حفاظِ کرام (اللہ انہیں معاف فرمائے) طے کیے بغیر قرآن سنانے پر تیار ہی نہیں ہوتے۔ کہیں ایسا بھی ہوتا ہے، حافظ صاحب طے تو نہیں کرتے مگر انہیں اندازہ ہوتا ہے کہ اس محلے اتنی رقم اختتام تراویح پر ملنے کی توقع ہے، پھر اگر توقع سے کم ملے تو اس پر قناعت کے بجائے برملا اظہار ناراضگی و برہمی بھی فرماتے ہیں۔

نمازِ تراویح کے لیے یا قرآن پڑھنے یا سنانے کے لیے اجرت پیشگی طے اور مقرر کرنا صحیح

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نہیں اور ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی جو قرآن سنانے کی اجرت مقرر کرتا یا کرواتا ہے۔ لہٰذا مساجد کی انتظامیہ، کمیٹیوں اور حفاظِ کرام سے بصد احترام درخواست ہے کہ وہ قرآن کریم سنانے کی اجرت طے کر کے لوگوں کی نمازیں خراب کرنے سے باز رہیں۔

اوپر کے لاؤڈ اسپیکر استعمال نہ کیے جائیں

رمضان المبارک میں اکثر مساجد میں نمازِ تراویح کے لیے لاؤڈ اسپیکر استعمال کیے جاتے ہیں، لاؤڈ اسپیکر کا استعمال شرعاً جائز ہے یا ناجائز، یہ بذاتِ خود ایک نزاعی مسئلہ ہے۔ تاہم نظریہ ضرورت یعنی زیادہ سامعین و مقتدین تک آواز پہنچانے کی غرض سے اکثر علماء نے اسے جائز قرار دیا ہے، لیکن اس جواز سے جو بے جا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے، وہ حدِ جواز سے تجاوز ہے۔ شہر، محلوں میں مساجد عموماً قریب ہوتی ہیں اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز تیز ہوتی ہے، جس سے ایک مسجد کی نمازِ تراویح کی آواز دوسری میں با آسانی پہنچ کر وہاں کے نمازیوں کے لیے باعثِ تکلیف بنتی ہے۔ نیز مساجد کی انتظامیہ اور منتظمین کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے تو انہیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ جس طرح مساجد میں مرد حضرات نمازِ تراویح میں مشغول ہیں، اسی طرح گھروں میں خواتین بھی نماز ادا کرتی ہیں۔ لاؤڈ اسپیکر کی تیز آواز ان کی نماز میں یقینی خلل کا باعث بنتی ہے۔ علاوہ ازیں تلاوت کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جب تلاوت ہو رہی ہو تو سامع خاموش ہو کر اسے سنے۔ اب علماءِ کرام سے یہ دریافت کرنا ہے کہ خواتین، جن تک لاؤڈ اسپیکر کی آواز پہنچ رہی ہے، وہ اس آواز پر توجہ دیں اور اس تلاوت کو سنیں، جو آپ انہیں زبردستی سنوا رہے ہیں یا اپنی نماز پڑھیں؟

آپ خود اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے، تو شکایت ہو گی

براہ کرم مسجد میں اوپر کے لاؤڈ اسپیکر، جن کی آواز باہر جاتی ہے، نمازِ تراویح کے دوران تو بند رکھیے، تاکہ گھروں پر موجود بوڑھے اور خواتین بھی اپنی نماز سکون سے ادا کر سکیں۔ ہاں البتہ مسجد میں موجود تمام لوگوں تک آوازِ تلاوت پہنچانے کی غرض سے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(اگرچہ اس کے آپ شرعاً مکلف نہیں)، صرف اندرونی اسپیکر استعمال کرلیا کریں، تو بہت سوں کا بھلا ہوگا۔ بیرونی اسپیکر پر یہ پابندی مسجد کی انتظامیہ اور آئمہ حضرات مل جل کر خود ہی لگا لیں، تو بہتر ہے، ورنہ عام مسلمانوں کے مطالبے پر اگر کبھی حکومت یہ پابندی لگائے گی، تو مداخلت فی الدین گردانا جائے گا اور بدمزگی پیدا ہوگی۔

تین روزہ، چھ روزہ، دس روزہ تراویح

رمضان المبارک میں بڑے پوسٹر اور اشتہارات کچھ ان عنوانات کے ساتھ چھپتے ہیں: تین روزہ تراویح، چھ روزہ تراویح، دس روزہ تراویح کا اہتمام وغیرہ وغیرہ۔

عام لوگ، بالخصوص نوجوان طبقہ ایسے پروگراموں میں زیادہ پیش پیش ہوتا ہے، اگرچہ اس طرح ختمِ قران پر شرعاً کوئی پابندی نہیں لیکن آپ مانیں یا نہ مانیں کہ اس عمل خیر سے بے عملی کا جو پہلو برآمد ہوتا ہے، وہ زیادہ خطرناک ہے۔ کیوں کہ بعض نوجوان یہ سمجھنے لگے ہیں کہ تین روزہ یا چھ روزہ تراویح میں اگر ختم قرآن ہوجائے اور اس میں شمولیت کرلی جائے تو پھر رمضان کی باقی راتوں میں نمازِ تراویح پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی اور عملاً ایسا ہو رہا ہے کہ چھ روزہ تراویح میں شامل ہونے والے اکثر نوجوان باقی ایامِ رمضان المبارک میں مسجد کا رخ نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس عمل کو پسند کیا ہے، جو اگرچہ تھوڑا ہو، مگر اس پر مداومت یا تسلسل رہے اور اس کے مقابلے میں ایسا نیک عمل جو زور و شور سے ہو مگر اس پر مداومت نہ کی جاسکے اور تھوڑے عرصے بعد اس کے اثرات زائل ہوجائیں، وہ بہر کیف نظرِ استحسان سے نہیں دیکھا جائے گا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے، جس پر زیادہ دوام ہو، خواہ وہ عمل کم ہی ہو۔" (صحیح مسلم) (بشکریہ: ماہنامہ نور الحبیب، بصیر پور)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خلیفہ چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ

احسان ساحر

ماہ صیام کا تقدس اور حرمت صرف یہی نہیں کہ اس بابرکت ماہ میں نزولِ کلامِ الٰہی ہوا ہے، غزوہ بدر وقوع پذیر ہوا یا اس کا جمعۃ الوداع اپنے دامن میں بے شمار خیر وحسنات اور انوار وتجلیات کے ثمرات لے کر آتا ہے بلکہ اس کا تقدس اور حرمت مسلمانوں کے خلیفۂ چہارم حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ۲۱ رمضان المبارک کو شہادت سے بھی ہے، آج تک کسی فرد بشر کو یہ عظیم سعادت عطا نہیں ہوئی کہ وہ مولودِ کعبہ ہونے کے ساتھ ساتھ شہید مسجد بھی ٹھہرا ہو۔ کعبہ میں ولادت اور مسجد کوفہ میں شہادت کا طویل سفر بے شمار حکمتوں، شجاعتوں، تاریخی حوالوں اور حقائق کا سفر ہے۔

عام الفیل سے ۳۰ برس بعد یعنی ۱۳ رجب المرجب کو حضرت علی کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ہاشمی النسل ابوطالب کے نورِ نظر، فاطمہ بنت اسد کے لختِ جگر نے رسول اللہ ﷺ کی آغوش شفقت ومودت میں پرورش پائی اور اسی فیض رسول ﷺ کی بدولت اپنی ۶۳ سالہ زندگی میں بے داغ سیرت وکردار کی عظمت کے نورانی چراغوں سے قصر انسانیت اور ایوان آدمیت کے در و بام روشن وتاباں کر دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ہمہ جہت اور جملہ صفات شخصیت، میدان شجاعت میں کھنکتی تلواروں کی جھنکار میں اللہ کا شیر اور محراب ومنبر کے درمیان مشغول عبادت تصویر مصطفیٰ ﷺ دکھائی دیتی ہے۔ شہادت سے پہلے شدید زخمی حالت میں جب آپ رضی اللہ عنہ کے سانسوں کی ڈوری ٹوٹ رہی تھی تو زبان پر یہ الفاظ متحرک تھے:

"مجھے پروردگار کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔"

گویا یہ ادا ہونے والا جملہ اس بات کا مبینہ اعلان تھا کہ انہوں نے زندگی کے ہر پہلو اور حیات کے ہر مرحلہ میں فوزِ عظیم اور نصرت وکامرانی کے نقطۂ کمال کو پالیا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بچپن میں ہی اسلام قبول کرلیا۔ بعض تاریخ دانوں کے مطابق اس وقت ان کی عمر شریف صرف ۸ برس تھی۔ جب حضور اکرم ﷺ نے اپنے قرابت داروں اور اعزاء واقرباء کو دعوت اسلام پیش فرمائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں بھی پیغمبر اسلام ﷺ کی نصرت ومعاونت کا اعلان کیا۔ گویا اسلام کی عالمگیر تحریک کما حقہ ہر ممکن کامیاب بنانے کی خاطر اوائل عمری سے ہی وہ حضور ﷺ کے معاون ومددگار بن کر دشمنان دین کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے جب کفار کے حجری دیوتاؤں لات وہبل و عزیٰ ومنات کے خلاف نعرۂ حق بلند کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذوالفقار حیدری سے ان سب مصنوعی اور بے جان خداؤں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ وہ عظیم الصفات شخصیت ہیں جن کو مواخات مدینہ میں نبی اکرم ﷺ نے اپنا برادر قرار دیا۔ آپ کی علمی بصیرت اور فہم وادراک کے حوالہ سے نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ انا مدینہ العلم و علی بابھا ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ جملہ کہ سلونی عما شئتم 'جو چاہو پوچھو' حضور ﷺ کے مذکورہ ارشاد کی ترجمانی کرتا ہے ایسی شخصیت کی علمی بساط کا کون اندازہ کرسکتا ہے جو ہر سوال پوچھنے کا کھلا اعلان کر رہا ہے۔ وہ تاریخ اسلام کا ایک ایسا جلی اور روشن عنوان ہیں جن کی اصابت رائے اور نافع مشاورت پر جماعت صحابہ کو مکمل اعتماد اور اتفاق تھا۔ ان کی دینی فقاہت اور عدالت کا اس سے واضح، مدلل اور ٹھوس ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے۔

''تاریخ الخلفاء'' میں درج ہے کہ ''وہ اس بات پر اللہ کریم کا شکر ادا کرتے ہیں کہ دینی مسائل ومعاملات میں ان کے مخالفین بھی ان پر مکمل اور بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔'' خلفاء ثلاثہ نے بالترتیب اپنے ادوار خلافت میں اہم ملکی امور اور قومی معاملات میں ہمیشہ آپ سے مشاورت کی۔ اس کی اہم اور نمایاں وجہ یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ لاینحل مسائل اور انتہائی باریک دقیق اور پیچیدہ معاملات کا بہت جلد ٹھوس اور کافی وشافی حل تلاش فرمالیتے تھے۔ تاریخی حوالہ جات اس امر کی توثیق وتصدیق کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سیاسی اور ملکی حالات کی اصلاح میں علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا نمایاں حصہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین کی مجلس شوریٰ کے اہم رکن تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت شروع ہوا تو بھی آپ کو یہ فضیلت وعزت اور احترام واکرام حاصل رہا۔

ایک بار جب عدالت فاروقی میں پیش ہونے والے ایک مقدمہ میں ایک حاملہ عورت کو رجم کی سزا کا فیصلہ سنایا گیا۔ قریب تھا کہ سزا پر عملدر آمد ہوتا کہ اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے جب ان کو صورت حال کا علم ہوا تو فرمانے لگے۔

"یہ فیصلہ سنت کے خلاف ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے تو حاملہ خاتون کو سزا سے اس وقت تک مستثنیٰ اور علیحدہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے جب تک کہ اس کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ کھانے پینے کے قابل نہیں ہو جاتا۔" یہ ارشاد سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلا تاخیر اپنا صادر شدہ فیصلہ واپس لے لیا اور انتہائی رقت آمیز اور متشکرانہ انداز میں کہا۔

"آج اگر علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو گیا ہوتا۔"

یعنی اپنے غلط فیصلہ کی وجہ سے مجھے بے حد صدمہ اور دکھ ہوتا۔

معلم انسانیت ﷺ کی شب وروز قربت ونسبت کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ ایک ایسا عظیم الشان شاہکار بن گئے جس نے اپنے علم وفضل اور حکمت وصداقت کے چراغ روشن کر کے ہر طرف علم وعرفان کا اجالا بکھیر دیا۔ تحفظِ دین، ناموسِ رسالت ﷺ اور اشاعت اسلام کی خاطر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ گرانقدر اور ناقابل فراموش خدمات انجام دیں جو تاریخ اسلام کا قیمتی اثاثہ اور یادگار کارنامہ سمجھی جاتی ہیں۔ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ ہر نازک ترین مرحلہ پر جب بھی مخالف سمتوں کی ہواؤں نے کاشانۂ رسالت کا رخ کیا تو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شمع ہدایت کو روشن وفروزاں رکھنے کی خاطر اپنی جان داؤ پر لگا کر ان تیز وتند ہواؤں کا رخ موڑ دیا۔ اس کی ایک روشن مثال وہ تاریخی واقعہ ہے جب ہجرت کی شب حضور اکرم ﷺ نے ان کو اپنے بستر پر لٹا دیا حالانکہ یہ جگہ اس وقت کسی مقتل گاہ سے کم نہ تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون اتنے حوصلے اور جرأت کا مالک ہو سکتا تھا کہ جو ان تمام خدشات وخطرات سے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

یکسر بیگانہ اور بے نیاز ہو کر دشمنوں کے سخت محاصرہ اور گھیراؤ کے باوجود بستر رسالت ﷺ پر گہری نیند سو جاتا۔عقیدۂ توحید کی پختگی اور توکل علی اللہ کا اس سے بڑا اور زندہ ثبوت بھلا اور کیا ہو سکتا ہے؟

حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام تر خدمات (خالصتاً) اپنے آقا ﷺ کی ذات گرامی کے لیے وقف کر رکھیں تھیں، انہی صفات قدسیہ اور جانثارانہ خدمات کے بھرپور اعتراف میں حضور ﷺ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بے حد عزت کرتے ہوئے صحابہؓ کے مجمع میں برملا یہ فرماتے:

"علی دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور میرے خاندان میں میرا خلیفہ ہے اور میری امت میں میرا وصی ہے اور میرے علم کا وارث ہے۔"

مسند خلافت کی ذمہ داری

جب خلیفۂ سوم حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو نئے خلیفہ کے انتخاب کی ضرورت پیش آئی، اہل مصر کا ایک وفد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا:

"اے دامادِ رسول ﷺ! آپ خلافت کی ذمہ داری قبول فرمائیں۔"

جواب میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس افراتفری اور ہنگامہ خیزی کے دور میں اس اہم اور نازک ترین عہدہ کو سنبھالنے کے لیے میں خود کو رضامند نہیں پاتا۔"

آپ رضی اللہ عنہ کا یہ جواب سن کر ان کو خدشہ لاحق ہو گیا کہ اگر خلیفہ کے انتخاب میں تاخیر ہو گئی تو نہ جانے امت مسلمہ کو کن پیچیدگیوں، دشواریوں اور پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑے گا؟ چنانچہ اس نازک صورت حال کے پیش نظر چند معتبر شخصیات انصارِ مدینہ کے پاس گئیں اور ان سے کہا کہ آپ خود سے کوئی خلیفہ منتخب کر لیں، اس پر انہوں نے کہا کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی کے علاوہ ہماری نظروں میں کوئی دوسری شخصیت اس منصب جلیلہ کے اہل اور لائق نہیں ہے۔ بے شک وہی سب سے بہتر اور اس منصب کے اہل و

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مستحق ہیں۔ چنانچہ ایسی کیفیات کے پیش نظر اتفاق رائے سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ۲۶ ذوالحجہ بمطابق ۳۵ھ کی خلافت کی گراں بار ذمہ داری سنبھالنا پڑی بعد ازاں اہل عرب نے جوق در جوق آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

یہ وہ دور تھا جب مسلمانوں میں یہودیوں کی سازش سے فتنہ طرازی کا زہر پھیل چکا تھا اور اس فتنہ انگیزی کی بنیاد پر جنگ جمل اور جنگ صفین وقوع پذیر ہوئیں تھیں، مؤخر الذکر جنگ میں ایک ایسا طبقہ معرض وجود میں آ گیا جو خارجی کہلایا اور اسی طبقہ کے ایک فرد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پورا دور خلافت جنگی سازشوں اور بے ہنگم شوروں کا دور ہے۔ اپنی پنجسالہ مدت خلافت میں آپ کو ایک لمحہ کے لیے بھی سکون و اطمینان نصیب نہ ہوا۔ ملی حالات نے ہمیشہ آپ کو بے قرار و مضطرب بنائے رکھا تاہم آپ کی با مقصد زندگی ان تمام تر مصائب و مشکلات کے باوجود عظیم کارناموں سے مزین اور آراستہ نظر آتی ہے۔ اپنی خلافت کے دوران افتراق و اختلاف اور شر انگیزی کے باوجود آپ نے نہایت تحمل و استقلال اور سلامت روی کے ساتھ پیش آنے والے حالات کا سامنا کیا، آپ کی ذات عوام الناس کے لیے آیۂ رحمت اور سایۂ برکت و رافعت تھی، بیت المال کا کلی نظام مستحقین کے لیے شب و روز جاری رہتا تھا اس میں جو رقم جمع ہوتی نہایت فراخدلی سے غرباء و مساکین میں تقسیم کر دی جاتی۔ علاوہ ازیں ذمیوں کے ساتھ بڑا مشفقانہ سلوک کیا جاتا۔

ایران میں بے شمار خفیہ سازشوں کے باعث کئی ہنگامے اور بغاوتیں اٹھیں مگر جذبۂ ترحم اور ضبط و تحمل سے کام لیتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جس سے کشت و خون اور انسانی جانوں کا ضیاع ہو، یہاں تک کہ اہل ایران اس شفقت و رفعت اور صبر و ضبط سے متاثر ہو کر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ:

"اللہ کی قسم اس عربی نے تو نوشیرواں عادل کی یاد تازہ کر دی۔"

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں انتہا درجہ کی سادگی و عاجزی پائی جاتی تھی۔ آپ کا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مکان، لباس اور کھانا مفلس ترین اشخاص سے اچھا نہیں ہوتا تھا۔ ضروریات زندگی کی فراہمی کے لیے خود کام کرتے، بڑے کریم النفس اور سخی و فیاض تھے، سواری کم استعمال کرتے اکثر پیدل سفر فرماتے اور کوفہ کے گلی کوچوں میں جا کر رعایا کو تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے۔ سوید بن غفلہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن جب میں امیر المومنین کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک پرانے بوریا پر تشریف فرما ہیں۔ عرض کیا اے امیر المومنین! آپ مسلمانوں کے بادشاہ، حاکم اور بیت المال کے مختار ہیں۔ اقوام عالم کے پیغامبر اور ایلچی مختلف مقاصد کے لیے آپ کی بارگاہ میں آتے جاتے رہتے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاں اس بوسیدہ بوریئے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا۔ اے سوید! میں ایسے گھر سے انس نہیں رکھتا جس سے نقل کر جانا ہو۔ میری آنکھوں میں روبرو ہیشگی کا گھر ہے۔ ہم اپنے ساز و سامان کو اس گھر میں منتقل کر چکے ہیں اور عنقریب خود بھی اسی کی طرف کوچ کرنے والے ہیں۔

سوید کہتے ہیں کہ بخدا آپ رضی اللہ عنہ کی باتوں نے ہمیں اشکبار کر دیا پھر اس درویش منش اور بوریا نشین انسان کی زندگی میں وہ شب بھی آ گئی جب حقیقت میں یہ عظیم بشر بھی جہان فانی سے جہان باقی کی طرف نقل مکانی کر گیا۔

ماہ رمضان کی 19 ویں شب امیر المومنین اپنی عزیز بیٹی حضرت ام کلثوم کے گھر رہے۔ صبح اٹھے اور مسجد کوفہ تشریف لے گئے، چند رکعتیں ادا فرمائیں اور کچھ توقف کے بعد فجر کی اذان دی، خلیفۃ المسلمین کی کوفہ میں یہ آخری اذان تھی اور اس صدائے حق کی بازگشت صحن مسجد سے بلند ہو کر ہر طرف پھیل گئی، اذان سے فراغت کے بعد آپ محراب کی طرف تشریف لائے جہاں ایک شقی القلب بدبخت و بدنصیب خارجی عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے زہر میں بجھی ہوئی تلوار آپ کے سر اقدس پر اس وقت ماری جس وقت آپ رضی اللہ عنہ فجر کی پہلی رکعت کے سجدہ سے سر اٹھانے والے تھے، وار اتنا شدید تھا کہ تلوار اندر تک دھنس گئی اس پر دفعتاً آپ رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکلا:

''رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا ہوں۔'' بعد ازاں یہ افسوسناک

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خبر سن کر اہل شہر مسجد میں جمع ہو کر زار و قطار رونے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ
شدید زخمی حالت میں تھے یہاں تک کہ 21 ویں رمضان المبارک
کی شب کا دو تہائی گزرنے پر مزید حالت خراب ہو گئی اور اسی اثناء
کلمۂ شہادت کا ورد کرتے ہوئے اپنی جان خالق حقیقی کے سپرد کر
دی۔ ''اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت عظمیٰ خارجیوں کی مذموم اور گھناؤنی سازش کا نتیجہ تھی، کارجیوں کا یہ فتنہ طراز گروہ اگر چہ اپنے اغراض و مقاصد سیاسی نوعیت کے رکھتا تھا تاہم ظاہری طور پر ان کے عقائد و نظریات پر دینی رنگ کی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔ یہ گروہ موجود دور کے انار کسٹوں سے ملتا جلتا تھا جس کے لوگ کوفہ، دمشق اور مصر کی حکومتوں کے سخت خلاف تھے۔ انہوں نے ان حکمتوں کو ختم کرنے کے لیے مکہ میں یہ سازش تیار کی کہ تاریخ اسلام کے بہتے ہوئے دھارے کا منہ موڑ دیا جائے، مرتب ہونے والی تاریخ کا نقشہ اور حلیہ بدل دیا جائے چنانچہ اپنی مذموم سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ان خارجیوں نے تین بد کردار انسانوں کا انتخاب کیا ان میں سے پہلے کا نام عمرو بن تمیمی تھا جس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کی حامی بھری اور تیسرے ملعون کا نام عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی ہے جس نے خلیفۃ المسلمین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حلف اٹھایا، چنانچہ ان ہولناک اور انسانیت کش مہموں کے لیے انہوں نے 17 رمضان کی تاریخ مقرر کی اول اور دوم خارجی تو اپنے مذموم اور شیطانی مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے مگر تیسرا خارجی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے خفیہ وار کر کے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید تو کر دیا لیکن اس کا ایسا کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ظاہری جسمانی زندگی کو ختم کرنے کا باعث بنا مگر آپ رضی اللہ عنہ کی روحانی و معنوی، علمی و عملی، فکری و اعتقادی زندگی کا کوئی گوشہ ختم نہ ہو سکا لہٰذا آج بھی ان سے عشق و محبت رکھنے والے ہر رنگ میں ان کی بارگاہ میں دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین کے گل ہائے رنگ برنگ پیش کر رہے ہیں۔

(بشکریہ ماہنامہ نور الحبیب)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قادیانیوں کا تصور خلافت

عظیم مذہبی سکالر عرفان محمود برق (سابق قادیانی)

قادیانیوں کے شاطر خلیفوں نے ان عقل کے اندھوں کے دماغوں میں یہ بات ڈالی ہوئی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اس لیے خلیفہ کی کسی بھی حرکت، قول وفعل یا کرتوت پر اعتراض کرنا دراصل خدا پر اعتراض کرنا ہے قادیانیوں کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا۔

''دیکھو! میں خلیفۃ المسیح ہوں اور خدا نے مجھے بنایا ہے۔ میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھی۔ اب خدا تعالیٰ نے مجھے یہ ردا پہنا دی ہے میں ان جھگڑوں کو ناپسند کرتا ہوں سخت ناپسند کرتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ تم میں ایسی باتیں پیدا ہوں۔ جو تنازعہ کا موجب ہوں۔'' (بدر 25 جنوری 1916ء)

اب خدا تعالیٰ نے جو چاہا کیا اس میں نہ تمہارا کچھ بس چلتا ہے اور نہ کسی اور کا۔ اس لیے تم ادب سیکھو۔ کیونکہ یہی تمہارے لیے بابرکت راہ ہے۔ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چار خلیفے بنائے ہیں۔ آدم کو، داؤد کو۔ پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا اور اپنے مصالحہ سے بنایا۔ ہاں تمہاری بھلائی کے لیے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔ مجھے یہ لفظ ہی دکھ دیتا ہے۔ جو کسی نے کہا کہ پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے۔ دستوری حکومت ہے۔ ایران اور پرتگال میں بھی دستوری ہو گئی ہے۔ ترکی میں پارلیمنٹ مل گیا۔ میں کہتا ہوں وہ بھی توبہ کر لے جو اس سلسلہ کو پارلیمنٹ اور دستوری سمجھتا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ ایران کو پارلیمنٹ نے کیا سکھ دیا اور دوسروں کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ترکی کو پارلیمنٹ کے بعد کیا نیند آئی ہے؟ ایرانیوں نے کیا فائدہ اٹھایا میں تمہیں پھر یاد دلاتا ہوں کہ قرآن مجید میں صاف طور لکھا ہے کہ اللہ ہی خلیفے بنایا کرتا ہے یادرکھو کہ آدم کو خلیفہ بنایا تو کہا۔ انی جاعل فی الاض خلیفه۔ فرشتے اس پر اعتراض کر کے کیا فائدہ اٹھا سکے۔ تم قرآن میں پڑھو۔ جب فرشتوں کی یہ حالت ہے اور انہیں بھی سبحانك لا علم لنا کہنا پڑا۔ تو تم مجھ پر اعتراض کرتے ہوا پنا منہ دیکھ لو۔ پس میری سنو اور خدا کے لیے سنو! اس کی بات ہے جو میں سناتا ہوں۔ میری نہیں۔ و اعصموا بحبل الله جمعیعا و لا تفرقوا۔ (قادیانی اخبار بدر یکم فروری 1913، ماہنامہ انصاراللہ ربوہ مئی 2008ء صفحہ 5)

آپ اندازہ کیجیے! کہ کس طرح قادیانیوں کی برین واشنگ کی جاتی ہے، ان کے دل و دماغ کو کیسے اپنی مٹھی میں لیا جاتا ہے۔ خلیفہ قادیان حکیم نورالدین مرتد کس بے باکی اور بیشرمی سے اپنی خلافت کو حضرت آدم نبی اللہ علیہ السلام کی نبوت وخلافت سے ملا رہا ہے اور اپنی ذات پر اعتراض کرنے والے مرزائیوں کو کتنی سختی سے روک رہا ہے اور یہ تاثر دے رہا ہے کہ میں جو کچھ بھی کہتا یا کرتا ہوں وہ بالکل درست ہے خدا کی طرف سے ہے لہٰذا مجھ پر اعتراض خدا پر اعتراض ہے۔

بے شرم بھی دیکھے اس جہاں میں بہت
سب پر سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ قادیانی اپنے عیاش اور بدکار خلفاء کو خلفاء راشدین کہتے ہیں۔ اس لیے اپنے خلیفہ حکیم نور الدین مرتد کو یہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مانتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب ''سیرت المہدی'' میں لکھتا ہے:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب (مرزا قادیانی) آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کام درپیش ہے۔ دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔
مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں اور دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟
مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنایا تو حضرت صاحب نے فرمایا یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھتی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔'' (سیرت المہدی، ج3، ص37)

قادیانیو! افضل البشر بعد از انبیاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تو اپنے خطبہ خلافت میں یہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اگر میں ٹھیک کام کروں تو میری مدد کیجیے اور اگر غلط کام کروں تو مجھے سیدھا کیجیے۔

اور یہ جھوٹے مدعی نبوت، قادیان کی نالی کے کیڑے مرزا قادیانی کا بدکار مرتد خلیفہ جو خود کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہتا ہے۔ (نعوذ باللہ) مرزائی ذریّت کو یہ سبق دے رہا ہے کہ میں جو چاہے مرضی کروں تم نے مجھ پر اعتراض بالکل نہیں کرنا۔

لیکن کچھ عرصہ سے اکثر قادیانیوں میں اس شعور کی فضا قائم ہو رہی ہے کہ وہ اپنا مامور من اللہ خلیفہ کی حرکات وسکنات کا دل ہی دل میں تنقیدی جائزہ لے رہے ہیں اور ہدایت بھی ایسے لوگوں سے دور نہیں کچھ عرصہ قبل پتوکی کی ضلع قصور کے ایک قادیانی سیف الحق کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور وہ قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ سیف الحق صاحب اپنے قبول اسلام کی وجہ بیان فرماتے ہوئے قادیانی خلیفہ کے بارے میں کہتے ہیں۔

قادیانی جماعت کے خلیفہ کی سب سے بری پرابلم یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو جواب دہ محسوس نہیں کرتا۔ اس جماعت کے پاس سب سے بڑا ہتھیار جو ایٹم بم سے بھی زیادہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خطرناک ہے۔ وہ ہے جواب دہی سے بریت۔ ہر طبقہ کے احتساب کے لیے ایک ضابطہ ہے لیکن قادیانی جماعت کا سربراہ مادر پدر آزاد اور بے لگام ہے۔ میں ان لوگوں کے لیے خطرہ ہوں جو نام نہاد اولی الامر بنے بیٹھے ہیں اور مخلوق خدا کو متکبرین کی طرح جبر اور تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں اور احبار اور راہبوں کی طرح مخلوق خدا کے اموال کو ہضم کر رہے ہیں اور جو لوگ ان کی نام نہاد سچائی کو للکارتے ہیں انہیں وہ اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔

(قادیانیت سے اسلام تک، ص126)

اسی طرح اک اور نو مسلم سابق قادیانی مرزا محمد سلیم اختر صاحب جو کہ پہلے قادیانیوں کے بڑے سرگرم مبلغ تھے اور 1974ء میں قادیانیوں کی طرف سے جو وفد پاکستان نیشنل اسمبلی میں پیش ہوا۔ اس کے ممبر بھی تھے آپ قادیانی خلیفہ کے کردار کے بارے میں فرماتے ہیں۔

> ”جس طرح بیگار کیمپ میں کسی نو گرفتار کو بے دست و پا کر دیا جاتا ہے اسی طرح جامعہ احمدیہ (ربوہ) چناب نگر میں بھی ہوتا ہے۔ طلباء کو بعض امتحانات کے لیے خلیفہ صاحب سے اجازت لینی پڑتی ہے اور خلیفہ صاحب کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ کوئی طالب علم پڑھ لکھ کر کارآمد وجود نہ بن جائے۔ اس لیے وہ اس راہ میں مرد سکندری بن کر حائل ہو جاتے ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بعض طلباء نے خفیہ طور پر بعض امتحانات دیئے تو ان سے باز پرس کی گئی۔ گویا علم حاصل کرنا بھی ایک جرم ہے۔ خلیفہ صاحب کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ صرف ہماری دہلیز پر ہی جبہ سائی کرتے رہیں اور اپنی معیشت استوار کر کے معاشرہ میں باوقار زندگی گزارنے کے قابل نہ ہو سکیں۔“

یہی وجہ ہے کہ جب کسی مبلغ کو خلیفہ صاحب کی طرف سے سزا ملتی ہے تو اسے معافی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مانگنے کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔ کیونکہ جو علم کلام اس نے پڑھا ہوتا ہے مارکیٹ میں اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ وفات مسیح ثابت کرنے پر ایک قادیانی جماعت ہی ہے جو ڈیڑھ سو روپیہ دیتی ہے۔ دوسرے لوگوں کو اس مسئلے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور اسے خود بھی اچھی طرح یہ احساس ہوتا ہے کہ عمر کا قیمتی حصہ میں یہاں تباہ کر چکا ہوں۔ اب جاؤں کہاں؟ اپنے معاشرہ سے مصاہرت و مناکحت کے رشتے پہلے ہی توڑ چکا ہوتا ہے اور ان کی تکلیف واذیت پر استہزا کرنا اس کا معمول بن چکا ہوتا ہے۔ ایک شخص کو نبی مان کر جس معاشرہ کے افراد کو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور ان کے پیچھے نماز اور جنازہ تک حرام سمجھتا ہے۔ ان کے ساتھ تعلق رکھنا وہ کس طرح گوارا کر سکتا ہے؟ ناچار سدھائے ہوئے پرندے یا جانور کی طرح واپس آنے کا سوچتا ہے اور جب یہ "محبوب ہزار شیوہ" بھی اسے منہ نہیں لگاتا تو اسے زمین و آسمان گھومتے نظر آتے ہیں۔ ناچار و خلافت کی چوکھٹ پر سر ڈال دیتا ہے اور اس کا یہ معافی مانگنا خلیفہ صاحب کا معجزہ بن جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی روحانیت کے زور پر اس بے کس کے بال نکال دیئے ہیں۔ ان مبلغین کو عمر بھر نان جویں کا محتاج رکھا جاتا ہے تاکہ یہ کہیں بھاگ نہ جائیں اور ان کی بے کسی سے فائدہ اٹھا کر ان کو سوروں سے تشبیہ دی جاتی ہے اور ایسا اس لیے کیا جاتا ہے کہ کسی طرف جانے کے قابل ہی نہیں ہوتے اور اگر خلیفہ صاحب انہیں آزاد بھی کر دیں تو وہ خلافت کی ڈگڈگی بجاتے سدھاتے ہوئے، پھر وہیں آ جاتے ہیں۔

اگر یہ لوگ دین دار ہوتے تو دین کی خاطر زندگی وقف کرنے والے ان میں سب سے زیادہ معزز و مکرم ہوتے۔ مگر خلیفہ صاحب ان کو مزید رسوا کرنے کے لیے انہیں ایسے امیروں کی نگرانی میں دے دیتے ہیں جو خلیفہ کی تعلّی کو تجلّی سمجھ کر اس پر واہ واہ کے ڈونگرے برسانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ جس سے ان کی زندگی ایک مستقل عذاب بن جاتی ہے اور وہ ہر وقت دوزخ میں پڑے رہتے ہیں۔ خلیفہ ربوہ کے نزدیک وقت زندگی کی وقعت ایک کوڑی کے برابر بھی نہیں۔ ہاں جو انہیں سینکڑوں ہزاروں روپے نذرانہ پیش کرے،

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خواہ رشوت لے کر ہی دے، وہ مخلصین کے زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔

خلیفہ صاحب نے امور عامہ اور کار خاص دو شعبے قائم کیے ہوئے ہیں۔ جو ہر صبح و شام لوگوں کی بداعمالیوں کی رپورٹ انہیں پہنچاتے رہتے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ وہ نازی گسٹاپو ہے، جس سے ہر آدمی ہر وقت لرزہ براندام رہتا ہے کہ ابھی میری رپورٹ ہوئی اور میں ثریا سے تحت الثریٰ میں گراء بیوی خاوند کے خلاف اور بچے باپ کے خلاف رپورٹیں کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ خلیفہ صاحب کے عتاب سے مامون رہیں خلیفہ کے اس گسٹاپو نے تمام لوگوں کا ذہنی اور قلبی سکون برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ اس گسٹاپو کے پاس ایک فنڈ ہوتا ہے جسے ربوہ کی دفتری زبان میں غ۔م/جی۔ایم یعنی غیر معمولی فنڈ کہتے ہیں۔ اس میں سے لاکھوں روپے سیاسی وغیر سیاسی مخصوص ''مقاصد'' کے حصول کے لیے خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس فنڈ کو کوئی آڈیٹر چیک نہیں کر سکتا۔ ہزار ہا روپیہ گورنمنٹ کے دفاتر میں کام کرنے والوں کو بطور نذرانہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ اگر ان کے خلاف گورنمنٹ کوئی کارروائی کر رہی ہو تو وہ انہیں مطلع کر دیں۔

اس کے متعلق ایک واقعہ سماعت فرمایئے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ربوہ میں سی آئی ڈی کا ایک آدمی متعین تھا۔ اس نے ربوہ والوں کے خلاف گورنمنٹ کو کوئی رپورٹ بھجوائی۔ چند دنوں بعد ربوائی تھانیدار عبدالعزیز بھانبڑی نے اپنے دفتر میں اسے چائے پر مدعو کیا اور اس کی اصل رپورٹ میز پر رکھ کر کہا یہ رپورٹ آپ نے گورنمنٹ کو ارسال کی تھی۔ وہ ملازم آدمی تھا۔ ان سے ایسا خوف زدہ ہوا کہ آئندہ اس نے ان کے خلاف رپورٹ بھجوانا ہی ترک کر دیا۔ اس سے آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ تبلیغ اسلام کے نام پر حاصل کیا جانے والا چندہ کن'' کارہائے خیر'' میں صرف کیا جاتا ہے۔

صمدانی ٹربیونل میں چودھری امیر الدین نامی ایک قادیانی نے پیش ہو کر کہا کہ خلیفہ صاحب ہمارے فنڈ خورد برد کرتے ہیں۔ قادیانیوں کے وکیل اعجاز حسین بٹالوی نے اس سے سوال کیا کہ آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ خلیفہ صاحب آپ کے فنڈ ز خورد

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

برد کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ہم لوگ تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے لیے چندہ دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس غرض کے لیے چندہ دیا جائے۔ وہ اُسی جگہ پر خرچ ہونا چاہیے۔ مگر خلیفہ صاحب نے اس چندہ میں ہزاروں روپیہ آپ کو فیس دے دی ہے۔ کیا ہم نے آپ کو فیس دینے کے لیے چندہ دیا تھا۔ یہ خورد برد نہیں تو اور کیا ہے۔ اعجاز صاحب ایسے چپ ہوئے کہ پھر بول نہ سکے۔

ناگفتنی، گفتنی:

مجھے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ میاں محمود صاحب کے ایک صاحبزادے نے جو آج کل شعائر اللہ میں سے ہیں، ایک ایسے فعل کا ارتکاب کیا، جس پر شرعی حد واجب ہوتی ہے۔ اس نے خود تحریری طور پر اپنے جرم کا اعتراف بھی کیا اور اس کی رپورٹ ایک خادم احمدیت نے اپنے ریمارکس کے ساتھ خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ رپورٹ کنندہ کو خلیفہ صاحب نے ایسی جھاڑ پلائی کہ اس کی آئندہ نسلیں بھی توبہ کر اٹھیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ چونکہ یہ معاملہ میرے بیٹے کا ہے۔ اس لیے میں اسے محکمہ قضا کے سپرد کرتا ہوں۔ محکمہ قضا والے خادم احمدیت کی درگت بنتے دیکھ چکے تھے۔ پھر وہ خلیفہ صاحب کے ملازم بھی تھے۔ خلیفہ صاحب کے ایک اشارے سے ان کی قضا آ جاتی تھی۔ انہوں نے ہمارے بعض اساتذہ کو محکمہ قضا میں بلوایا کہ وہ اس معاملہ کی شہادت دیں۔ کس کی جرأت تھی کہ شہادت دیتا اور محکمہ قضا کی کیا طاقت تھی کہ خلیفہ صاحب کے صاحبزادے کے خلاف فیصلہ کرتا۔ لہٰذا یہ معاملہ یونہی رفع دفع کر دیا گیا اس کا کچھ بھی فیصلہ نہ ہوا اور صاحبزادے اس کار خیر کے بعد اپنے حضور ہی کی کار میں خراٹے بھرنے لگے۔

ہم یہ سمجھے تھے کہ غالب کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پر تماشا نہ ہوا

❁❁❁

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سوالاً جواباً

آیاتِ قرآنی، احادیث نبوی اور اقوالِ صحابہؓ مبنی برعقیدہ ختم نبوت

صادق علی زاہد، چیئرمین ختم نبوت ریسرچ سنٹر ننکانہ صاحب

سوال: ایک دفعہ حضور ﷺ نے ایک دیہاتی کو دعوتِ اسلام دی۔ دیہاتی نے ایک گوہ آپ ﷺ کے سامنے چھوڑتے ہوئے کہا جب تک یہ گوہ آپ ﷺ پر ایمان نہیں لاتی میں ایمان نہیں لاؤں گا۔ بتایئے اس گوہ نے کن الفاظ میں آپ ﷺ کی ختم نبوت کی گواہی دی؟

جواب: آپ ﷺ نے گوہ سے مخاطب ہوکر پوچھا کہ ''میں کون ہوں'' تو گوہ نے بلیغ عربی زبان میں جواب دیا ''اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ'' آپ ﷺ رب العالمین کے رسول اور انبیائے کے ختم کرنے والے ہیں۔ (المستدرک حاکم)

سوال: حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں شانوں کے درمیان لکھا ہوا تھا ''محمد ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں'' بتایئے اس حدیث کے راوی کون ہیں؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ (خصائص کبریٰ از امام سیوطی)

سوال: امتِ مسلمہ کا سب سے پہلا اجماع کس مسئلہ پر ہوا تھا؟

جواب: امتِ مسلمہ کا سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے جھوٹے دعویداروں کے خلاف لشکر کشی کرنے پر ہوا تھا۔

سوال: عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول تحریر کریں؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''آپ ﷺ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اس درجہ کو پہنچی ہوئی ہے کہ آپ ﷺ کو تمام انبیاء کے آخر میں بھیجا گیا اور آپ کا ذکر سب سے پہلے فرمایا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن، ج2، ص494)

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وہ قول تحریر کریں جس میں آپ ﷺ نے ختم

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نبوت کی شہادت دی؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اب وحی الٰہی منقطع ہو چکی ہے اور دین الٰہی تمام ہو چکا ہے کیا میری زندگی میں ہی اس کا نقصان شروع ہو جائے گا۔'' آپ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ مسیلمہ کذاب کے خلاف لشکر کشی کو مؤخر کرنے کے مشورہ پر کہے۔(بحوالہ تاریخ الخلفاء از سیوطی، ص ۹۴)

سوال: ''بیتِ نبوت'' کی حدیث کا ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اور پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک خوبصورت گھر بنایا اور اس کو بہت سجایا مگر اس کے ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کو دیکھتے ہیں اور اس کے حسن و جمال کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی کہ عمارت مکمل ہو جاتی۔ چنانچہ میں آیا تو اسلام کی عمارت میں وہ اینٹ لگ گئی اور قصرِ نبوت مکمل ہو گیا، اور میں آخری نبی ہوں۔'' (رواہ بخاری)

سوال: ''نہج البلاغۃ'' سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وہ مشہور قول نقل کریں جو ختم نبوت کے بارے میں ہے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے والدین قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت نے وہ چیز ختم کر دی ہے جو کسی دوسرے کی موت سے نہ ہوئی تھی یعنی نبوت، غیبی چیزیں اور وحی آسمانی۔'' (نہج البلاغہ، ج2، ص255)

سوال: کیا کوئی شخص اپنی کوشش، عبادت، ریاضت اور مجاہدہ سے نبی کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے؟ قرآنی نکتہ نظر بیان کریں؟

جواب: نہیں۔ قرآن کریم یں ارشادِ ربانی ہے: ''ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ'' (ترجمہ) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ (سورۃ جمعہ:4)

سوال: سورۂ سبا میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر ختم نبوت کا اعلان کن الفاظ میں فرمایا ہے؟

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جواب: ارشادِ ربانی ہے: ''وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ: ''ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (سورۂ سبا:28)

سوال: اس مفہوم کی قرآنی آیت بیان کریں کہ نبوت کسبی نہیں بلکہ وہبی امر ہے؟

جواب: اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ

ترجمہ: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ کہاں اپنی رسالت کو رکھنا ہے۔ (الانعام:124)

سوال: سب سے پہلے اور سب سے آخری پیغمبر (علیہ السلام) کا نام لکھیں؟

جواب: سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

سوال: مسلمانوں کا عقیدۂ ختم منظوری لینا ہوگی، جب تک آپ ﷺ کسی نئے نبی کی نبوت پر مہر (تصدیق) نہ لگائیں گے وہ نبی نہ بن سکے گا'' (کلمۃ الفصل از مرزا بشیر احمد، ایم اے ابن مرزا قادیانی)

جواب: یہ قادیانی عقیدہ لغو اور خلافِ اسلام ہے۔

سوال: سورۂ صف کی آیت نمبر 6 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ کا ذکر مبارک کس نام سے کیا ہے اور قادیانی اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟

جواب: آیت: وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ میں حضور اکرم ﷺ کو ''احمد'' کہا گیا ہے۔ جبکہ قادیانیوں کے نزدیک ''احمد'' مرزا غلام احمد قادیانی کا نام ہے اور یہ مرزا قادیانی کی آمد کی بشارت ہے۔ (نعوذ باللہ)

(انوارِ خلافت، ص 37، مندرجہ انوار العلوم، ج 3، ص 101 از مرزا بشیر الدین محمود)

سوال: ''آیت میثاق'' کون سی ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: سورۂ آل عمران آیت نمبر 81

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ

(ترجمہ) اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لے آئے تمہارے پاس وہ رسول کہ جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کیا تم نے پکا وعدہ کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ ان سب انبیاء نے عرض کی کہ ہم نے پکا وعدہ کیا تو فرمایا تم سب ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود بھی گواہ ہوں۔

سوال: کیا میثاق انبیاء کے وقت مرزا قادیانی بھی موجود تھا؟

جواب: ہرگز نہیں

سوال: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی کس آیت میں حضور ﷺ سے اعلان کروایا ہے کہ آپ ﷺ قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے رسول ہیں۔

جواب: قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا

ترجمہ: ”(اے محمد ﷺ) آپ فرما دیجیے کہ اے تمام بنی نوع انسان! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ (سورۃ اعراف:158)

سوال: عیسائیوں نے انجیل مقدس میں بے پناہ تحریف و تدلیس کی ہے۔ قرآن حکیم میں صراحت سے ذکر موجود ہے کہ ”یہ لوگ تحریک کے مرتکب ہوئے ہیں“ اس کے باوجود انجیل میں حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کئی دلائل موجود ہیں۔ کوئی ایک حوالہ تحریر کریں؟

جواب: انجیل میں ہے: ”مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسیوں اور نبیوں کے سرتاج یعنی خدا کے آخری رسول کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا کہ اسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجا جیسا کہ اس نے اپنے بندے داؤد کی زبانی فرمایا۔“ (انجیل برنباس، باب 12)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شبِ برات

شبِ برات وہ شب ہے کہ رات بھر جس میں
نوازشات کے دریا بہائے جاتے ہیں
نزولِ رحمتِ پروردگار ہوتا ہے
گناہ گار بہشتوں میں لائے جاتے ہیں
ہجومِ اشکِ ندامت کی باریابی سے
جحیم نار کے شعلے بجھائے جاتے ہیں
غریب کتنے ہی یک سر امیر بنتے ہیں
زر و گہر کے خزانے لٹائے جاتے ہیں
جو نا مراد ہوں، من کی مراد پاتے ہیں
نصیبِ خفتہ یکایک جگائے جاتے ہیں
نجانے کتنے مکرّم پکڑ میں آتے ہیں
تغیرات کے جلوے دکھائے جاتے ہیں
نجانے کتنی ہی روحوں کو جسم ملتا ہے
کروڑوں ماؤں کو بچے دلائے جاتے ہیں
نجانے کتنے ہی زندوں کا نام کٹتا ہے
نہالِ زیست کے پتے گرائے جاتے ہیں
کچھ اس طرح سے جھپٹتی ہے موت کی آندھی
چراغِ محفلِ ہستی بجھائے جاتے ہیں
غرض کہ فیصلے جتنے بھی ہیں، سبھی فیضان
اس ایک شب میں جہاں کو سنائے جاتے ہیں۔

پروفیسر فیض رسول فیضانؔ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قسط نمبر 1

حقوقِ مصطفیٰ ﷺ!

مفتی محمد فرقان عباس نقشبندی

قرآن و سنّت کے مطالعہ کی روشنی میں اُمّتِ مسلمہ پر آقائے دو جہاں علیہ التحیۃ والثناء کے چھ بنیادی حقوق بنتے ہیں جن میں ہر حق کے کچھ اپنی شرائط، تقاضے اور آداب ہیں۔ قرآنِ حکیم میں اللہ رب العزّت نے حضور نبی اکرم ﷺ کے حقوق کو اجمالی طور پر یوں بیان فرمایا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الاعراف:157)

وہ جو اس پر ایمان لائے اور اسکی تعظیم اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل ہوا وہی بامراد ہوئے۔

اس آیہ مبارکہ سے حضور ﷺ کے چار حقوق ثابت و متحقق ہیں۔

1۔ایمان 2۔تعظیم 3۔نصرت 4۔اتباع

لیکن قرآن و سنّت سے جو چھ بنیادی حقوق ثابت ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1۔ایمان بالرّسالت 2۔وجوبِ محبت 3۔وجوبِ اطاعت

4۔وجوبِ اتباع 5۔وجوبِ تعظیم 6۔وجوبِ نصرت

(1) ایمانِ بالرسالت (پہلا حق)

نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا اُمت پر حضور ﷺ کا پہلا حق ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ قرآنِ کریم نے جہاں بھی اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وہاں حضور اکرم ﷺ پر ایمان لانے کو لازم قرار دیا ہے۔

یہ نکتہ انتہائی قابلِ غور ہے کہ یوں تو متعدد مقامات پر ایمان کا ذکر آیا ہے مگر سارے قرآن میں زیادہ سے زیادہ دو مقامات ایسے ہیں جہاں چھ کے چھ اجزائے ایمان یعنی ایمان باللہ، ایمان بالرسالت، ایمان بالملائکہ، ایمان بالقدر، ایمان بالآخرہ اور ایمان بالکتب میں سے سب کا یا اکثر کا ذکر یکجا بیک وقت ہوا ہے۔ باقی جہاں جہاں بھی ذکر ہوا ہے کہیں ایمان باللہ کا ذکر ہے، کہیں ایمان بالآخرۃ اور کہیں ایمان بالملائکہ کا ذکر ہے۔ تاہم یہ امر خصوصیت سے توجہ اور غور و فکر کا محتاج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے اوپر ایمان لانے کا حکم دیا ہے وہاں اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لانے کا حکم متصلاً دیا ہے یعنی یہ دونوں حکم ساتھ ساتھ مذکور ہوئے ہیں، قرآن کا اسلوب یہی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ پر ایمان لانے کے حکم میں رسول اکرم ﷺ پر ایمان اور دیگر ضروریاتِ دین بھی اس میں شامل ہوتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا (التغابن:8)

اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا۔

اِسی طرح ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (الفتح:8)

بے شک ہم نے آپ کو بھیجا گواہ بنا کر اور خوشی و ڈر سنانے والا تا کہ (اے لوگو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

اس آیۃ کریمہ میں ایمان باللہ کو ایمان بالرسالت پر منحصر قرار دیا گیا ہے گویا اللہ پر ایمان حضور ﷺ کی معرفت اور توسط سے نصیب ہوتا ہے اور ایمان کا دار و مدار ہی آپ ﷺ پر ایمان لانے پر ہے اور یہ آپ ﷺ کا ساری مخلوق پر حق ہے کہ وہ آپ ﷺ کی ذات

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

گرامی پر ایمان لائے۔

ایمان بالرسالت کے باب میں اللہ رب العزّت کا یہ ارشاد کہ اے محبوب ﷺ ہم نے آپ کو شاہد (گواہ)، مبشر (خوشخبری سنانے والا)، نذیر (ڈرسنانے والا) بنا کر بھیجا ہے اور رسالت کی ان تمام شانوں سے اس لئے بہرہ ور فرمایا گیا ہے تا کہ لِّتُؤمِنُوا بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهٖ کے مصداق لوگ اللہ اور اس کے رسول مقبول ﷺ پر ایمان لے آئیں۔ گویا حضور اکرم ﷺ کے مقام رسالت کو اجاگر کر کے عامۃ الناس کو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی ترغیب دی جارہی ہے۔ یوں مقام رسالت کی معرفت ایمان باللہ کی اساس قرار پا گئی۔

ایک اور مقام پر لوگوں کو ایمان کی دعوت دیتے ہوئے اللہ رب العزت اِرشاد فرماتے ہیں:

فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ (الاعراف:158)

اور ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی اُمّی ہیں۔

اِسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا (الفتح:13)

اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتا ہم نے اس کے لیے دوزخ کی بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

یہاں بھی ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کا حکم متّصل وارد ہوا ہے۔

سورہ بقرہ میں ان لوگوں کے بارے میں جو ایمان لانے کا محض زبانی دعویٰ کرتے ہیں یوں ارشاد فرمایا گیا ہے:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (البقرہ:8)

اور لوگوں میں سے بعض کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت کے دن پر

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ایمان لائے حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں۔

اس آیۃ مبارکہ میں ان منافقین کا ذکر ہو رہا ہے جو لوگوں سے یہ اِظہار کرتے نہیں تھکتے کہ ہم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے ہیں مگر چونکہ اُنہوں نے ایمان بالرسالت کو حذف کر دیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ شگاف الفاظ میں وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ کہہ کر ان کے مومن نہ ہونے کا اعلان فرما رہے ہیں۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ رسالت پر ایمان لائے بغیر کوئی مومن ہو ہی نہیں سکتا اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرتا ہے تو وہ بقول شاعر ۔

ایں خیال است و محال است وجنوں

کے مصداق محض خام خیالی کے سوا اور کچھ نہیں

منافقین نے جب اللہ اور یومِ آخرت پر اپنا ایمان جتاتے ہوئے رسالت پر ایمان کو حذف کر دیا تو اس سے متصل آیت میں ان کے قلبی مرض اور روگ کی نشاندہی ان الفاظ میں فرما دی:

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا (البقرہ:10)

ان کے دلوں میں بیماری ہے پس اللہ نے ان کی بیماری میں اِضافہ کر دیا۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ حضور ﷺ پر ایمان لانا واجب ہے اور محض اللہ اور آخرت پر ایمان لانا کافی نہیں۔ یہ لوگ جو ایمان بالرسالت کے بغیر محض ایمان باللہ پر اصرار کرتے ہیں انہیں منافق قرار دیا جا رہا ہے گویا یہ اس بات کا قطعی اعلان ہے کہ واسطہ رسالت کے بغیر ایمان لانے کا دعویٰ کوئی سند اور جواز نہیں رکھتا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تبصرہ کتب

کتاب : اولیاء ربانی اور فتنۂ قادیانی مصنف : سید صابر حسین شاہ
صفحات : ۸۸ (اردو) سن : ۲۰۱۸ء

عزیزم مصنف ''تقسیم'' میں تعارف مندرجہ ذیل سطور میں خود کرواتے ہیں۔ پیش نظر مقالے میں برصغیر کے سلاسل ہائے طریقت کے مشاہیر اولیائے کرام کی ان کرامات و واقعات کو احاطۂ تحریر میں لایا گیا ہے جن کی روحانی توجہات سے ''فتنۂ قادیانی'' عبرت ناک شکست سے دوچار ہوا اور لاکھوں مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہوا۔ نماز میں ہر مسلمان اللہ تعالیٰ سے انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلنے کی دعا کرتا ہے۔ بس انعام یافتہ لوگوں کی راہ چلتے رہو اسی میں کامیابی ہے اسی میں کامرانی ہے، یہی فتح کی نشانی ہے، ورنہ ہر سمت ہی پریشانی ہے اور پشیمانی ہے۔ یہ مقالہ اگرچہ ماہنامہ ''الحقیقہ'' کے تحفظ ختم نبوت نمبر کے لیے قلم بند ہوا تھا لیکن اس کی اہمیت افادیت کے پیش نظر جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القران کامرہ کینٹ کی بزم رضا کو بھی الگ کتابی صورت میں شائع کرنے کی اجازت ہے۔

اسی اسلوب پر احقر کی کتاب ''پیشگوئیاں'' ہے جو ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے شاہ صاحب کے اس مقالہ میں عاجز کو اپنے موضوع پر کافی جدید مواد ملا جو آئندہ ایڈیشن ''پیش گوئیاں'' میں شامل ہو گا۔ ان شاء اللہ۔ ناشر: بزم رضا، جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن، کامرہ کینٹ، اٹک

کتاب : پیغمبر آخر الزماں کی نگاہ میں فتنۂ قادیان
مصنف: سید صابر حسین شاہ صفحات : ۲۴ (اردو) سن: ۲۰۱۸

اس رسالہ مبارک میں چند واقعات ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ دنیا کے کسی خطہ پر جب بھی کوئی فتنہ نمودار ہوا آپ ﷺ نے دستگیری فرمائی اور بروقت راہ نمائی فرمائی اسی طرح فتنۂ قادیانیت سے متعلق فتنہ کی اصلیت واضح کرنے کے لیے اکابر پر بے پناہ نوازشات ہوئیں جن کا مختصر ذکر اس رسالہ میں ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صد سالہ عرس مبارک پر خصوصی اشاعت ہے۔ ناشر: بزم رضا، جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن، کامرہ کینٹ، اٹک

شاہ صاحب عقیدۂ ختم نبوت پر قلمی جہاد بہترین انداز میں فرما رہے ہے حال ہی میں آپ کی زیر ادارت مجلّہ ''الحقیقہ'' کا ختم نبوت نمبر جلد دوئم بھی منظر عام پر آ چکا۔ ادارہ المنتہٰی کے تمام اراکین کی جانب سے شاہ صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کیا جاتا ہے۔